Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2009

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم   نَحمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 58

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
محمد ابراہیم سرور

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 350 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
35 پاؤنڈ یا 60 ڈالر امریکن
65 کینیڈین ڈالر
یا 40 یورو

16 ذیقعدہ 1430 ہجری، 5 نبوت 1388 ہش 5 نومبر 2009ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا کے حضور سجدات شکر بجالائے

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذْ تَاَذَّنَ رَبُّکُمْ لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَلَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ۔

ترجمہ: ’’اور جب تمہارے رب نے یہ اعلان کیا کہ اگر تم شکر ادا کرو گے تو میں ضرور تمہیں بڑھاؤں گا اور اگر تم ناشکری کرو گے تو یقیناً میرا عذاب بہت سخت ہے۔‘‘ (سورہ ابراہیم:۸)

وَمَنْ شَکَرَ فَاِنَّمَا یَشْکُرُ لِنَفْسِہٖ وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ (سورہ النمل:۴۱)

ترجمہ: ’’اور جو بھی شکر کرے تو اپنے نفس کے فائدے کے لئے شکر کرتا ہے اور جو ناشکری کرتا ہے تو یقیناً میرا رب مستغنی اور صاحبِ اکرام ہے۔‘‘

....قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَکَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰہُ وَاَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔ (سورہ الاحقاف:۱۶)

ترجمہ: ’’....اس نے کہا اے میرے رب! مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور ایسے نیک اعمال بجالاؤں جن سے تو راضی ہو اور میرے لئے میری ذریت کی بھی اصلاح کردے۔ یقیناً میں تیری ہی طرف رجوع کرتا ہوں اور بلاشبہ میں فرمانبرداروں میں سے ہوں۔‘‘

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

☆......حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا تمام معاملہ خیر پر مشتمل ہے اور یہ مقام صرف مومن کو حاصل ہے اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو یہ اس پر شکر بجالاتا ہے، الحمدللہ پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو یہ اس کے لئے خیر کا موجب ہوتا ہے۔ اور اگر اس کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو یہ صبر کرتا ہے تو یہ امر بھی اس کے لئے خیر کا موجب بن جاتا ہے۔‘‘

(مسلم کتاب الزھد باب المومن امرہ کلہ خیر)

☆......حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نعمت، شکر کے ساتھ وابستہ ہے اور شکر کے نتیجہ میں مزید عطا ہوتا ہے اور یہ دونوں ایک ہی لڑی میں پروئے ہوتے ہیں۔ اور خدا کی طرف سے مزید عطا کرنے کا یہ سلسلہ اس وقت تک جاری رہتا ہے جب تک کہ بندہ شکر کرنا نہ چھوڑ دے۔‘‘ (کنز العمال جلد نمبر ۲ صفحہ ۱۵۱)

☆......حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ جو تھوڑے پر شکر نہیں کرتا وہ بڑی (نعمت) پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور جو بندوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا کرتا۔ نعمائے الٰہی کا ذکر کرتے رہنا شکر گزاری ہے اور اس کا عدمِ ذکر کفر (یعنی ناشکری) ہے جماعت ایک رحمت ہے اور تفرقہ بازی (پراگندگی) عذاب ہے۔‘‘ (مسند احمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۲۷۸)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

’’واجب اور ضروری ہے کہ ہر کامیابی پر مومن خدا کے حضور سجدات شکر بجالائے کہ اس نے محنت کو اکارت تو نہیں جانے دیا۔ اس شکر کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ سے محبت بڑھے گی اور ایمان میں ترقی ہوگی اور نہ صرف یہی بلکہ اور بھی کامیابیاں ملیں گی۔ کیونکہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم میری نعمتوں کا شکر کرو گے تو البتہ میں نعمتوں کو زیادہ کروں گا۔ اور اگر کفران نعمت کرو گے تو یاد رکھو کہ عذاب سخت میں گرفتار ہو گے۔ اس اصول کو ہمیشہ مدنظر رکھو۔ مومن کا کام یہ ہے کسی کامیابی پر جو اُسے دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور خدا کی حمد کرتا ہے کہ اس نے اپنا فضل کیا اور اس طرح پر وہ قدم آگے رکھتا ہے اور ہر ابتلاء میں وہ ثابت قدم رہ کر ایمان پاتا ہے بظاہر ایک ہندو اور ایک مومن کی کامیابی ایک رنگ میں مشابہ ہوتی ہے لیکن یاد رکھو کہ کافر کی کامیابی ضلالت کی راہ ہے اور مومن کی کامیابی سے اس کے لئے نعمتوں کا دروازہ کھلتا ہے۔ کافر کی کامیابی اس لئے ضلالت کی طرف لے جاتی ہے کہ وہ خدا کی طرف رجوع نہیں کرتا بلکہ اپنی نعمت، دانش اور قابلیت کو خدا بنا لیتا ہے۔ مگر مومن خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کر کے خدا سے ایک نیا تعارف پیدا کرتا ہے اور اس طرح پر ہر ایک کامیابی کے بعد اس کا خدا سے ایک نیا معاملہ شروع ہو جاتا ہے اور اس میں تبدیلی ہونے لگتی ہے۔‘‘ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۹۹-۹۸)

’’یہ اللہ تعالیٰ کا کمال فضل ہے کہ اس نے کامل اور مکمل عقائد صحیحہ کی راہ ہم کو اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعے بدوں مشقت اور محنت کے دکھائی ہے وہ راہ جو آپ لوگوں کو اس زمانے میں دکھائی گئی ہے بہت سے عالم ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کے اس فضل اور نعمت کا شکر کرو اور وہ شکر یہی ہے کہ سچے دل سے ان اعمال صالحہ کو بجالاؤ جو عقائد صحیحہ کے بعد دوسرے حصہ میں آتے ہیں اور اپنی عملی حالت سے مدد لے کر دعا مانگو کہ وہ ان عقائد صحیحہ پر ثابت قدم رکھے اور اعمال صالحہ کی توفیق بخشے۔‘‘

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۹۴-۹۵ جدید ایڈیشن رپورٹ جلسہ سالانہ ۱۸۹۷ء صفحہ ۱۲۶)

118 واں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 118 ویں جلسہ سالانہ قادیان 2009ء کی ازراہِ شفقت منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذٰلک۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ جلسہ مورخہ 26، 27 اور 28 دسمبر 2009ء بروز ہفتہ، اتوار اور سوموار منعقد ہوگا۔

احباب کرام سے درخواست ہے کہ اِس للّٰہی اور بابرکت جلسہ میں شرکت کے لئے ابھی سے نیّت کر کے تیاری شروع کردیں۔ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت فرمائیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی و بابرکت ہونے کے لئے مسلسل دُعائیں جاری رکھیں۔

مجلس مشاورت: نیز 21 ویں مجلس مشاورت بھارت سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز منگل منعقد ہوگی۔

(ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: نگران بدر بورڈ قادیان

موجودہ دور میں لَو میرج (Love Marriage) کا چلن اور اس کے مہلک اثرات

............(۲)............

لَو میرج کے حوالہ سے گزشتہ گفتگو میں ہم عرض کر رہے تھے کہ نوجوان لڑکے لڑکیوں کا اپنی شادی کے لئے خود ہی جوڑے کی تلاش کرنا بالخصوص لڑکیوں کا، ان کے لئے اس دور میں بھاری مشکلات کھڑی کر رہا ہے اور یہی لَو میرج اب لڑکیوں کے جنسی استحصال کا باعث بن رہا ہے۔ لہٰذا شادی کے تعلق میں لڑکیوں کو اس اسلامی قانون سے فائدہ اُٹھانا چاہئے جس میں بالخصوص کنواری لڑکیوں کیلئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ وہ اپنے دلی یعنی اپنے والد کی مرضی کو اپنی شادی میں ضرور شامل کرے ایک لڑکی کا باپ بالعموم اس کیلئے دل میں بے پناہ محبت و ہمدردی کے جذبات رکھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اپنی بیٹی کا مستقبل ایسے ہاتھوں میں سونپے جو اس کو ہر طرح آرام و آسائش اور سکھ و اطمینان فراہم کر سکے جو اس کی دنیا کے لئے بھی بہتر ہو اور اس کے دین کیلئے بھی بہتر ہو لیکن موجودہ لو میرج میں عموماً لڑکی وقتی جذبات کی رَو میں بہہ کر اور بظاہر نظر آنے والے وقتی فوائد اور مستقبل کی سنہری اُمیدوں کے چمکتے ہوئے موہوم نظاروں کو دُور سے دیکھ کر فیصلہ کر رہی ہوتی ہے جبکہ والد اور بزرگ رشتہ دار عموماً حقائق کو پیش نظر رکھ کر بہتر فیصلے لیتے ہیں اور جو بعد میں بہت حد تک درست بھی ثابت ہوتے ہیں۔

وہ لوگ جو موجودہ لو میرج کے حامی ہیں اور اس کے مخالفین کو لڑکیوں کی آزادی کی راہ میں رُکاوٹ سمجھتے ہیں اگر غور سے دیکھا جائے تو ان کی بات صرف اور صرف سطحی نوعیت کی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بلوغت کے بعد لڑکی کا شادی کا فیصلہ اس کی زندگی کا ایک اہم فیصلہ ہوتا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اگر انصاف کی نظر سے دیکھا جائے تو ایسی عمر میں جبکہ لڑکی ابھی پختہ عمر کی نہیں ہوتی ایک نو آموز لڑکے کے ساتھ مل کر جو خود بھی بالعموم جذبات کی رو میں بہہ کر فیصلہ کر رہا ہوتا ہے کبھی زندگی کے اس اہم فیصلے میں کامیاب نہیں ہو سکتی لڑکی کی بات تو الگ ہے اکثر دیکھا گیا ہے کہ لڑکے کو بھی نوعمری میں اس اہم فیصلہ کے لئے تجربہ کار اور معمر حضرات کے مشورے کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر اگر ایسا مشورہ قریبی رشتہ داروں کی طرف سے ملے جن میں والدین یا دیگر بزرگ رشتہ دار شامل ہیں تو زندگی کا ایسا اہم فیصلہ بالعموم بہتر ثابت ہوتا ہے۔

غور کیجئے کہ کالج میں پڑھنے والی ایک نوعمر لڑکی اور ایک نوعمر لڑکا جب پہلے پہل ایک دوسرے کو ملتے ہیں تو انکی ملاقات صرف اور صرف ان جذبات کے تحت ہوتی ہے جو نوجوانی کا ایک فطری جذبہ ہے اور ملاقاتوں کے بعد جب دونوں کے مراسم بڑھتے ہیں تو اکثر مرتبہ لڑکی کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ لڑکا جو مستقبل کے وعدے اس سے کر رہا ہے وہ کس حد تک درست ہیں اور پھر فحاشی سے بھرے ہوئے موجودہ دور میں اکثر مرتبہ یہ صورت بھی سامنے آجاتی ہے کہ ناسمجھی میں حمل بھی ٹھہر جاتا ہے اور پھر اس کے ساتھ ہی مستقبل کی اُمیدوں کے چکا چوند تانے بانے ٹوٹ ٹوٹ کر بکھر جاتے ہیں اور بعد میں یہ سمجھ آجاتی ہے کہ وہ آزادانہ ملاقاتیں اور وہ بے باک مراسم بے حیائی کے علاوہ اور کچھ نہ تھے۔ ایسے میں وہ ماں باپ جو جدیدیت اور ماڈرنزم کے نام پر اپنی لڑکیوں کو اپنی پسند چننے کیلئے آزاد چھوڑ دینے کے حامی ہیں جب ان کی لڑکیوں کے ساتھ ایسے حالات پیش آتے ہیں تو بس کفِ افسوس ملتے رہ جاتے ہیں۔ اسی بناء پر سرور کائنات حضرت محمد عربی ﷺ نے فرمایا ہے کہ:۔

ایما امراة نکحت بغیر اذن ولیھا فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل فنکاحھا باطل۔ (ترمذی کتاب النکاح باب لانکاح الا بولی جلد اوّل)

یعنی جو بھی لڑکی اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرے گی اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے اس کا نکاح باطل ہے۔

خود ہی سوچنا چاہئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد مبارک موجودہ دور میں کس قدر سچا ہے کہ بالعموم یہی دیکھا جاتا ہے کہ جو لڑکی بغیر اجازت ولی کے نکاح کرتی ہے اس کا نکاح باطل ہی ثابت ہوتا ہے۔ پس دوسرے چاہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت سے فائدہ اٹھائیں یا نہ اُٹھائیں مسلمانوں کو تو اس نصیحت سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہئے اور پھر باقی مسلمان اس نصیحت سے فائدہ اُٹھائیں یا نہ اُٹھائیں احمدیوں کو جو ایک واجب الاطاعت امام کی بیعت میں ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس نصیحت پر ضرور عمل کرنا چاہئے۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴/دسمبر ۲۰۰۴ء میں فرماتے ہیں:۔ کنواری لڑکی کے بارے میں یہ شرط ہے کہ اس کا ولی اس کے بارے میں فیصلہ کرے اور وہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات تو اصل میں معاشرے میں بھلائی امن پیدا کرنے کیلئے ہیں تو بیوہ کیونکہ دنیا کے تجربے سے گزر چکی ہوتی ہے دنیا کی اونچ نیچ دیکھ چکی ہوتی ہے اور الا ماشاء اللہ سوچ سمجھ کر فیصلہ کر سکتی ہے اس لئے اس کو یہ اختیار دے دیا۔ لیکن کنواری لڑکی بعض دفعہ بھولے پن میں غلط فیصلے بھی کر لیتی ہے اس لئے اس کے رشتے کا اختیار اس کے ولی کو دیا گیا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کو یہ حق دیا گیا کہ اگر وہ اپنے ولی یا باپ کے فیصلے سے اختلاف رکھتی ہو، اس پر راضی نہ ہو تو نظام جماعت کو بتائے اور فیصلے کروا لے لیکن خود عملی قدم اٹھانے کی اجازت نہیں ہے۔ اس سے بھی معاشرے میں نیکی اور بھلائی کی بجائے فتنہ اور فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ بعض لڑکیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ باپ فلاں رشتہ کرنا چاہتا ہے اور آپؐ نے لڑکیوں کے حق میں فیصلہ دیا۔ بعض دفعہ یہ ہوا کہ لڑکی نے کہا میں نہیں چاہتی۔ چنانچہ ایک دفعہ اسی طرح ایک لڑکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ ہم عورتوں کو رشتوں کے معاملہ میں کوئی حق نہیں ہے؟ آپؐ نے فرمایا بالکل ہے۔ تو اس نے کہا کہ میرا باپ میرا رشتہ فلاں بوڑھے شخص سے کرنا چاہتا ہے، یا کر رہا ہے یا کر دیا ہے۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت ہے۔ لیکن اس نیک فطرت بچی نے کہا کہ میں صرف عورت کا حق قائم کرنا چاہتی تھی اپنے باپ کا دل توڑنا نہیں چاہتی۔ مجھے اپنے باپ سے بہت پیار ہے میں اس رشتے پر بھی راضی ہوں لیکن حق بہر حال عورت کا قائم ہونا چاہئے۔ اس کیلئے میں حاضر ہوئی تھی۔

پھر ایک دفعہ آپؐ نے ایک لڑکی کے باپ کا طے کیا ہوا رشتہ (جو لڑکی کی مرضی کے خلاف تھا) تڑوا دیا۔ چنانچہ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت کا خاوند فوت ہو گیا۔ اس کا اس سے ایک بچہ بھی تھا۔ بچے کے چچا نے عورت کے والد سے اس بیوہ کا رشتہ مانگا۔ عورت نے بھی رضامندی کا اظہار کیا۔ لیکن لڑکی کے والد نے اس کا رشتہ اس کی رضامندی کے بغیر کسی اور جگہ کر دیا۔ اس پر وہ لڑکی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی۔ حضور نے اس کے والد کو بلا کر دریافت کیا اس کے والد نے کہا اس کے دیور سے بہتر آدمی کے ساتھ میں نے اس کا رشتہ کیا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باپ کے کئے ہوئے رشتے کو توڑ کر بچے کے چچا یعنی عورت کے دیور سے اس کا رشتہ کر دیا۔

(مسند الامام الاعظم۔ کتاب النکاح عدم جواز النکاح بغیر رضا المرءة)

اب یہاں بیوہ کا حق فائق تھا اور دوسرے عورت (لڑکی) کی مرضی بھی دیکھنی تھی۔ لیکن یہ جماعت احمدیہ میں بہر حال دیکھا جائے گا کہ لڑکی جہاں رشتہ کر رہی ہے یا جہاں رشتے کی خواہش رکھتی ہے وہ لڑکا بہر حال احمدی ہو۔ کیونکہ ان تمام باتوں کا مقصد پاک معاشرے کا قیام ہے۔ نیکیوں کو قائم کرنا ہے اور نیک اولاد کا حصول ہے۔ اگر احمدی لڑکے احمدی لڑکیوں کو چھوڑ کر اور احمدی لڑکیاں احمدی لڑکوں کو چھوڑ کر دوسروں میں شادی کریں گے تو معاشرے میں، خاندان میں فساد پیدا ہونے کا خطرہ ہوگا۔ نئی نسل کے دین سے ہٹنے کا خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ اس لئے دین کا کفو دیکھنا بھی اس طرح ضروری ہے جس طرح دنیا کا۔ ہمارے بعض لڑکوں اور لڑکیوں کو بڑا رجحان ہوتا ہے غیروں میں رشتے کرنے کا۔ اس طرف توجہ دینے کی بہت ضرورت ہے۔ خاص طور پر اس آزاد معاشرے میں نظام کی بھی فکر اس لئے بڑھ گئی ہے کہ ایسے معاملات اب کافی زیادہ ہونے لگ گئے ہیں کہ اپنی مرضی سے غیروں میں دوسرے مذاہب میں رشتے کرنے لگ جاتے ہیں"۔ (خطبات مسرور جلد ۲ صفحہ ۹۲۹ تا ۹۳۱)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت امیر المومنین کے ارشادات پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ (جاری......)

(منیر احمد خادم)

....

بجٹ لازمی چندہ جات برائے سال 2009-10
اور افراد جماعتہائے احمدیہ بھارت کی ذمہ داری

جیسا کہ احباب جماعت کو بخوبی علم ہے کہ امسال لازمی چندہ جات (حصہ آمد۔ چندہ عام۔ جلسہ سالانہ) کے بجٹ برائے سال 2009-10 کی سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نمایاں اضافہ کے ساتھ منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رواں مالی سال کے چھ ماہ گزر چکے ہیں۔ نظارت ہذا کے ریکارڈ کے مطابق اکثر جماعتوں کے سیکرٹریان مال بجٹ کے بالمقابل تدریج کے اعتبار سے باقاعدگی کے ساتھ بروقت چندہ جات بھجواتے ہیں لیکن بعض جماعتوں کی طرف سے بجٹ کے بالمقابل تدریج کے مطابق وصولی نہیں ہو رہی ہے۔ اس لئے ایسی جماعتوں کے سیکرٹریان مال و چندہ دہندگان کو توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔ لازمی چندہ جات بروقت ادا کرنے چاہئیں جس سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا درج ذیل ارشاد مبارک ہمیشہ ذہن نشین ہونا چاہئے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ "دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ، حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اُسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت"۔

نیز فرمایا: "پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ آنے کا نہیں۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ ۳۵۹-۶۰)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات مبارک پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد قادیان)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں آپ کے مقام کی پہچان کروانے کے لئے بے شمار نشانات دکھائے ہیں

آپ کی جماعت میں شامل ہونے والا ہر شخص چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں بستا ہو اس بات کا گواہ بن جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے دل میں آپ علیہ السلام کے ارفع مقام کی پہچان کو ڈالا۔

ان دنوں جبکہ پاکستان کی بہت زیادہ بھیانک صورتحال ہوتی چلی جارہی ہے احمدی خاص طور پر دعا کریں۔

اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں، اس کی پناہ طلب کریں، اپنے اعمال کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں، صدقات پر زور دیں۔

ملتان میں مکرم رانا عطاء الکریم نون صاحب کی شہادت اور مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب طارق (سابق انسپکٹر خدام الاحمدیہ) کی وفات پر ان کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر کے ساتھ بعض مرحومین کی نماز جنازہ غائب۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 07 راگست 2009ء بمطابق 07 ظہور 1388 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح ، لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ ۔

رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ ذُوالْعَرْشِ۔ يُلْقِى الرُّوْحَ مِنْ اَمْرِهٖ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ۔ (المؤمن:16)

اللہ تعالیٰ جو رَفِيْعُ الدَّرَجٰت ہے، بہت بلند شان والا ہے۔ تمام صفات کا مالک ہے۔ وہ یہ اعلان فرماتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے جس پر چاہتا ہے روح اتارتا ہے۔ یعنی وہ پیغام دے کر بھیجتا ہے جو روحانی لحاظ سے زندگی بخش پیغام ہوتا ہے۔ جو روحانی مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ ان کو اس بات سے آگاہ کرتا ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے اور باقی رہنے والی زندگی اِس دنیا سے رخصت ہونے کے بعد شروع ہوتی ہے۔ اس لئے اس دنیا میں جو کہ آزمائشوں اور امتحانوں کا گھر ہے ایسے اعمال بجالاؤ جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ہر قوم اور ہر زمانہ میں اپنے پیغمبر بھیجے ہیں اور اس زمانہ میں آنحضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کے مطابق آپ سے عشق و محبت کی وجہ سے مسیح موعود و مہدی معہود کو بھیجا۔ اس شخص کو بھیجا جس کے متعلق پہلے سے ہی یہ اعلان آنحضرت ﷺ نے کر دیا تھا کہ وہ مہدی ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت یافتہ ہوگا اور اسلام کی بگڑی ہوئی حالت کو سنوارنے کے لئے مبعوث ہوگا۔ پس یہ روح جو اللہ تعالیٰ کا پاکیزہ کلام ہے جو اللہ تعالیٰ اپنے خاص بندوں سے کرتا ہے۔ یہی روحانی زندگی کا سامان بنتا ہے اور لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف چلنے کی راہنمائی کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ الہام بھی ہوا تھا کہ **يُلْقِى الرُّوْحَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ** ۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ترجمہ کیا ہے کہ جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے۔

پھر آپؑ کا ایک اور الہام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو فرمایا اَنْتَ مِنِّی بِمَنْزِلَةِ رُوْحِیْ تُو مجھ سے بمنزلہ میری روح کے ہے۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کہ اپنے خاص بندوں میں سے جس پر وہ چاہتا ہے یہ روح ڈال کر ان کے مقام کا رفع کرتا ہے۔ جس کا قرآن کریم میں ایک جگہ یوں ذکر آیا ہے کہ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ۔ اِنَّ رَبَّكَ حَكِيْمٌ عَلِيْمٌ (الانعام:84) کہ ہم جس کو چاہتے ہیں درجات میں بلند کر دیتے ہیں یقیناً تیرا رب بہت حکمت والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ پس یہ خدا تعالیٰ ہے جو درجات کو بلند کرتا ہے۔ اس دنیا میں اپنے روحانی نظام کو چلانے کے لئے اپنے انبیاء، اولیاء اور مقربین کو بھیجتا ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ حکیم بھی ہے اور علیم بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ اور علم اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ کس وقت میں، اور کن میں سے، اور کس کو اپنے خاص پیغام کے ساتھ دنیا کی اصلاح اور انہیں ہوشیار کرنے کے لئے بھیجنا ہے اور اس زمانے میں اس حکیم اور علیم خدا نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسیح و مہدی بنا کر بھیجا ہے۔ آخرین میں آپ کے مبعوث ہونے کا ذکر خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ نے اس مسیح و مہدی کے مقام و مرتبہ اور ایک خاص نشانی بتا کر اُمّت مسلمہ کو اسے قبول کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔ مسلمان اگر آنحضرت ﷺ کے اس پیغام کو غور سے اور صاف دل ہو کر پڑھیں اور سنیں تو کبھی آنحضرت ﷺ کے اس عاشق صادق کی مخالفت نہ کریں بلکہ اسے قبول کرنے کی طرف توجہ کریں۔ آنحضرت ﷺ نے مسیح کو نبی اور اپنے خلیفہ کا مقام عطا فرمایا ہے اور فرمایا کہ جو بھی اس کا زمانہ پائے اسے میرا سلام پہنچائے"۔ یہ حدیث مختصر بھی اور تفصیلی بھی مختلف کتابوں میں ہے ۔ **الـمُعجم الکبیر للطبرانی** میں بھی ہے۔ پھر ابوداؤد اور مسند احمد بن حنبل میں بھی ہے)۔ پھر آپ نے اپنے مہدی کے متعلق جو مسیح بھی ہے یہ نشانی بتائی جو سنن دار قطنی میں ہے کہ حضرت امام محمد باقر سے روایت ہے (جو حضرت امام حسین کے پوتے امام علی زین العابدین کے صاحبزادے اور امام حسین کے پوتے تھے) کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی سچائی کے دو نشان ہیں، آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں وہ کسی کی سچائی کے لئے اس طرح ظاہر نہیں ہوئے۔ یعنی چاند کو اس کے گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ کو گرہن ہوگا اور سورج کو گرہن کی تاریخوں میں سے درمیانی تاریخوں کو گرہن ہوگا۔ اور فرمایا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا ان دونوں کو اس سے پہلے بطور نشان کبھی گرہن نہیں ہوا۔

پس یہاں اس مقام کو بتانے کے لئے آنحضرت ﷺ نے ایک غیر معمولی آسمانی نشانی کی طرف توجہ دلائی ہے جو اپنی شان کے ساتھ 1894ء میں پورا بھی ہوا۔ وہاں "لِمَهْدِيِّنَا"، کہ "ہمارے مہدی کے لئے" کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ فرمایا اِنَّ لِمَهْدِيِّنَا اٰيَتَيْنِ کہ ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں اور یہ لفظ ہمارے مہدی کا استعمال کر کے اپنے پیار اور قرب کا اظہار فرمایا ہے۔

اس وقت مَیں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ جو بھی مسیح و مہدی آنے والا تھا اس کا ایک مقام تھا اور آنے کی نشانیاں بتائی گئی تھیں اور یہ نشانیاں ہمیں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں نظر آتی ہیں اور ان کو دیکھ کر ایک سعید فطرت جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہے۔ آپ کا یہ جو مقام تھا اس میں اللہ تعالیٰ نے کس طرح آپ کی تائیدات کا وعدہ کیا اور کس طرح آپ کو یہ ارفع مقام دینے کا آپ سے وعدہ فرمایا۔ یہ وعدہ اس زمانہ میں پورا ہوا جب آپ نے دعویٰ فرمایا اور آج تک یہ وعدہ اللہ تعالیٰ پورا فرماتا چلا جارہا ہے۔ انبیاء کی مخالفت ہوتی ہے

آپ کی بھی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ جماعت احمدیہ کی بھی مخالفت ہو رہی ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے آپ کے مقام کو اس وقت بھی بلندیوں سے سرفراز فرمایا جب آپ نے دعویٰ فرمایا اور آج تک بھی فرماتا چلا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ اللہ فرماتا ہے یَا اَحْمَدُ فَاضَتِ الرَّحْمَۃُ عَلٰی شَفَتَیْکَ۔ اِنَّکَ بِاَعْیُنِنَا یَرْفَعُ اللّٰہُ ذِکْرَکَ وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ کہ اے احمد تیرے لبوں پر رحمت جاری کی گئی۔ تو میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ خدا تیرا ذکر بلند کرے گا اور اپنی نعمت دنیا و آخرت میں تیرے پر پوری کرے گا۔

(تذکرہ صفحہ 39۔ ایڈیشن چہارم مطبوعہ ربوہ)

پھر ایک الہام ہوا کہ حَمَاکَ اللّٰہُ۔ نَصَرَکَ اللّٰہُ ۔رَفَعَ اللّٰہُ حُجَّۃَ الْاِسْلَامِ۔ جَمَالٌ۔ ھُوَا لَّذِیْ اَمْشَاکُمْ فِیْ کُلِّ حَالٍ۔لَا تُحَاطُ اَسْرَارُ الْاَوْلِیَاءِ۔ خدا تیری حمایت کرے گا، خدا تجھ کو مدد دے گا، خدا حجت اسلام کو بلند کرے گا۔ جمال الٰہی ہے۔ جس نے ہر حال میں تیرا تنقیہ کیا ہے۔ (تجھے پاک صاف کیا ہے)۔ خدائے تعالیٰ کو جو اپنے ولیوں میں اسرار ہیں وہ احاطہ سے باہر ہیں اور کوئی کسی راہ سے اس کی طرف کھینچا جاتا ہے اور کوئی کسی راہ سے"۔ (تذکرہ صفحہ 74۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پس آج خدا تعالیٰ تک پہنچنا ہے اور اللہ تعالیٰ کو دیکھنا ہے اس کا حسن دیکھنا ہے تو آنحضرت ﷺ کے اس عاشق اور مسیح و مہدی کے ساتھ جڑ کر ہی نظر آ سکتا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ کی طرف جھوٹ منسوب کر کے کوئی اپنی شان بڑھا سکتا ہے؟ اب تک تو خدا تعالیٰ کو اس طرح جھوٹ منسوب کرنے والے کو ذلیل و رسوا کر دینا چاہئے تھا۔ لیکن نہیں، وہ خدا جو اپنے بندے پر اپنا کلام اتارتا ہے یہ اس خدا تعالیٰ کے سچے اور بھیجے ہوئے کا کلام ہے جس سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور اس نے ہمیں بتایا۔ اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مقام ہر روز ایک نئی شان سے اوپر ہی اوپر بڑھ رہا ہے۔

خدا تعالیٰ نے آپ سے پھر یہ بھی وعدہ فرمایا تھا کہ "وَضَعْنَا عَنْکَ وِزْرَکَ الَّذِیْ اَنْقَضَ ظَھْرَکَ وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ ۔ہم تیرا وہ بوجھ جس نے تیری کمر توڑ دی اتار دیا ہے اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیا ہے"۔

(تذکرہ صفحہ 74۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "آج حضرت خداوند کریم کی طرف سے یہ الہام ہوا کہ یَا عَبْدَالرَّافِعِ اِنِّیْ رَافِعُکَ اِلَیَّ ۔اِنِّیْ مُعِزُّکَ لَامَانِعَ لِمَا اُعْطِیْ کہ اے رفعت بخشنے والے خدا کے بندے! مَیں تجھے اپنی جناب میں رفعت بخشوں گا۔ مَیں تجھے عزت اور غلبہ دوں گا، جو کچھ مَیں دوں اسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ (تذکرہ صفحہ 97۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

پس لوگوں کی کوششوں سے وہ فضل جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمایا اور آپ کی جماعت پر بھی جاری ہے۔ اس کو کوئی دنیاوی طاقت بند نہیں کر سکتی۔

پھر ایک الہام ہے کہ "اِنِّیْ مَعَکَ یَا اِمَامُ رَفِیْعُ الْقَدْرِ۔ اے عالی قدر امام! مَیں تیرے ساتھ ہوں"۔

(تذکرہ صفحہ 430۔ ایڈیشن چہارم 2004ء مطبوعہ ربوہ)

یہ چند الہامات بیان کرنے کا مقصد میرا یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہامات کے ذریعہ تسلی دی تو آپ کے حق میں زمینی و آسمانی تائیدات کے نشانات بھی دکھائے۔ آپ کی جماعت میں شامل ہونے والا ہر شخص چاہے وہ دنیا کے کسی بھی خطے میں بستا ہو اس بات کا گواہ بن جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس کے دل میں آپ علیہ السلام کے ارفع مقام کی پہچان کو ڈالا۔ اور جو بھی نیک نیت اور سعید فطرت ہے خدا تعالیٰ اس کی ہدایت کے سامان پیدا فرماتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تائید میں آپ کے مقام کی پہچان کروانے کے لئے بے شمار نشانات دکھائے جن کا بیان تو ممکن نہیں۔ اس وقت مَیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ان چند باتوں کا ذکر کروں گا جو آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں درج فرمائی ہیں اور جنہیں آپ نے اُن خاص حالات کے حوالے سے اپنے مقام و مرتبہ اور عزت کا باعث ٹھہرایا ہے۔ انجام آتھم جو کتاب ہے یہ آپ نے عبداللہ آتھم کی وفات پر لکھی تھی۔ اور عبداللہ آتھم وہ تھا جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ایک عبرت کا نشان بنا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے اسلام اور آنحضرت ﷺ کی سچائی اور شان کو دنیا پر ظاہر فرمایا۔ بہر حال عبداللہ آتھم ایک پادری تھا۔ اس کی وفات کو بعض علماء اور سجادہ نشینوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دشمنی میں کوئی نشان تسلیم نہ کیا۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سب کو دعوت مباہلہ دی اور عربی زبان میں ایک مکتوب لکھا۔ یہ مکتوب کیا دو سو صفحے سے اوپر کی ایک پوری کتاب ہے، اور اس میں اللہ تعالیٰ کی اپنے حق میں تائیدات کا ذکر فرمایا اور اس کے آخر میں آپ نے اُردو زبان میں ایک ضمیمہ لکھا اس میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ایک بے بنیاد اعتراض پر جو مولوی عبداللہ غزنوی کے حوالے سے انہوں نے کیا تھا، کتاب کے حاشیہ میں اپنی تائید اور اللہ تعالیٰ کے آپ کو عزت کا مقام دیئے جانے کا ذکر فرمایا ہے۔ تو اس میں سے مَیں کچھ حصہ پیش کروں گا۔

آپ فرماتے ہیں کہ: "سو جاننا چاہئے کہ وہ امور بہ تفصیل ذیل ہیں جو بحکم اَلْعَاقِبَۃُ لِلْمُتَّقِیْن ہماری عزت کے موجب ہوئے"۔ فرمایا کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ "آتھم کی نسبت جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ اپنے واقعی معنوں کی رو سے پوری ہو گئی اور اس دن سے وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو...... براہین احمدیہ...... میں لکھی گئی تھی۔ آتھم اصل منشاء الہام کے مطابق مر گیا اور تمام مخالفوں کا منہ کالا ہوا۔ ان کی تمام جھوٹی خوشیاں خاک میں مل گئیں۔ اس پیشگوئی کے واقعات پر اطلاع پا کر صدہا دلوں کا کفر ٹوٹا اور ہزاروں خط اس کی تصدیق کے لئے پہنچے اور مخالفوں اور مکذبوں پر وہ لعنت پڑی جواب دم نہیں مار سکتے"۔

پھر فرمایا کہ "وہ امر جو مباہلے کے بعد میری عزت کا موجب ہوا وہ ان عربی رسالوں کا مجموعہ ہے جو مخالف مولویوں اور پادریوں کے ذلیل کرنے کے لئے لکھا گیا تھا اور انہیں میں سے یہ عربی مکتوب ہے جواب نکلا۔ (جو آپ نے انجام آتھم میں لکھا تھا)۔ "کیا اس کے دوسرے بھائی ان رسائل کے مقابل پر مر گئے؟ اور کچھ بھی لکھ نہ سکے؟" (یہ عبدالحق کے حوالے سے بات ہو رہی ہے) "اور دنیا نے یہ فیصلہ کر دیا کہ عربی دانی کی عزت اسی شخص یعنی اس راقم کے لئے مسلم ہے"۔ (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے)۔ "جس کو کافر ٹھہرایا گیا ہے اور یہ سب مولوی جاہل ہیں"۔

فرماتے ہیں کہ "اسی وقت میں خدا نے شیخ محمد حسین بٹالوی کا وہ الزام کہ اس شخص کو عربی میں ایک صیغہ نہیں آتا میرے سر پر سے اتارا۔ اور محمد حسین اور دوسرے مخالفین کی جہالت کو ظاہر کیا۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ"۔

پھر فرماتے ہیں کہ "تیسرا وہ امر جو میری عزت کا موجب ہوا وہ قبولیت ہے جو مباہلے کے بعد دنیا میں کھل گئی۔ مباہلے سے پہلے میرے ساتھ شاید تین چار سو آدمی ہوں گے اور اب آٹھ ہزار سے کچھ زیادہ وہ لوگ ہیں جو اس راہ میں جان فشاں ہیں"۔ (یہ 1893ء کی بات ہے) "اور جس طرح اچھی زمین کی کھیتی جلد جلد نشو و نما پکڑتی ہے اور بڑھتی جاتی ہے ایسا ہی فوق العادت طور پر اس جماعت کی ایک ترقی ہو رہی ہے۔ نیک روحیں اس طرف دوڑتی چلی آتی ہیں اور خدا زمین کو ہماری طرف کھینچتا چلا آتا ہے" (اور یہ اللہ تعالیٰ کا جو نشان ہے اس کو ہم آج بھی پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جس کا میں نے کچھ ذکر اپنے جلسے کی رپورٹ میں بھی کیا تھا)۔

فرماتے ہیں کہ "مباہلہ کے بعد ہی ایک ایسی عجیب قبولیت پھیلی ہے کہ اس کو دیکھ کر ایک رقت پیدا ہوتی ہے۔ ایک دو اینٹ سے اب ایک محل تیار ہو گیا ہے اور ایک دو قطرے سے اب ایک نہر معلوم ہوتی ہے" (اور آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے دیکھیں کہ نہریں بھی بڑے بڑے دریاؤں کی اور تیز اور تند دریاؤں کی شکل اختیار کرتی چلی جا رہی ہیں اور باوجود تمام تر مخالفتوں کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں لوگ شامل ہو رہے ہیں)۔

فرمایا کہ "فرشتے کام کر رہے ہیں اور دلوں میں نور ڈال رہے ہیں سو دیکھو...... کیسی عزت ہم کو ملی۔ سچ کہو کیا یہ خدا کا فعل ہے یا انسان کا"۔

پھر فرمایا "وہ امر جو مباہلے کے بعد میری عزت کا موجب ہوا، رمضان میں خسوف و کسوف ہے۔ کتب حدیث میں صدہا برسوں سے یہ لکھا ہوا چلا آتا تھا کہ مہدی کی تصدیق کے لئے رمضان میں خسوف کسوف ہو گا اور آج تک کسی نے نہیں لکھا کہ پہلے اس سے کوئی ایسا مہدویت کا مدعی ظاہر ہوا تھا جس کو خدا نے یہ عزت دی ہو کہ اس کے لئے رمضان میں خسوف کسوف ہو گیا ہو۔ سو خدا نے مباہلہ کے بعد یہ عزت بھی میرے نصیب کی"۔

فرماتے ہیں کہ "اے اندھو! اب سوچو کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت کس کو ملی؟ عبدالحق تو میری ذلت کے لئے دعائیں کرتا تھا۔ یہ کیا واقعہ پیش آیا کہ آسمان بھی مجھے عزت دینے کے لئے جھکا۔ کیا تم میں ایک بھی سوچنے والا نہیں جو اس بات کو سوچے۔ کیا تم میں ایک بھی دل نہیں جو اس بات کو سمجھے۔ زمین نے عزت دی، آسمان نے عزت دی اور قبولیت پھیل گئی"۔

پھر فرمایا "پانچواں وہ امر جو مباہلے کے بعد میرے لئے عزت کا موجب ہوا علم قرآن میں اتمام حجت ہے۔ مَیں نے یہ علم پا کر تمام مخالفوں کو کیا عبدالحق کا گروہ کیا بطالوی کا گروہ، غرض سب کو بلند آواز سے اس بات کے لئے مدعو کیا کہ مجھے علم حقائق اور معارف قرآن دیا گیا ہے تم لوگوں میں سے کسی کی مجال نہیں کہ میرے مقابل پر قرآن شریف کے حقائق و معارف بیان کر سکے۔ سو اس اعلان کے بعد میرے مقابل ان میں سے کوئی بھی نہ آیا اور اپنی جہالت پر جو تمام ذلتوں کی جڑ ہے انہوں نے مہر لگا دی"۔ فرماتے ہیں "اور اسی زمانے میں کتاب کرامات الصادقین لکھی گئی۔ اس کرامت کے مقابل پر کوئی شخص ایک حرف بھی نہ لکھ سکا"۔ پھر فرماتے ہیں "اور کیا اب تک یہ ثابت نہ ہوا کہ مباہلہ کے بعد یہ عزت خدا نے مجھے دی"۔

"چھٹا امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت اور عبدالحق کی ذلت کا موجب ہوا یہ ہے کہ عبدالحق نے مباہلے کے بعد اشتہار دیا تھا کہ ایک فرزند اس کے گھر میں پیدا ہو گا اور مَیں نے بھی خدا تعالیٰ سے الہام پا کر یہ اشتہار انوار الاسلام میں شائع کیا تھا کہ خدا تعالیٰ مجھے لڑکا عطا کرے گا۔ سو خدا تعالیٰ کے فضل اور کرم سے میرے گھر میں تو لڑکا پیدا ہو گیا جس کا نام شریف احمد ہے" (حضرت مرزا شریف احمد صاحب کی پیدائش کا بیان ہے) "اور

قریباً پونے دو برس کی عمر رکھتا ہے۔ اب عبدالحق کو ضرور پوچھنا چاہئے کہ اس کا وہ مباہلہ کی برکت کا لڑکا کہاں گیا''۔ فرماتے ہیں'' کیا اس کے سوا کسی اور چیز کا نام ذلت ہے کہ جو کچھ اس نے کہا وہ پورا نہ ہوا اور جو کچھ مَیں نے خدا کے الہام سے کہا خدا نے اس کو پورا کر دیا''۔

پھر فرماتے ہیں'' ساتواں امر جو مباہلے کے بعد میری عزت اور قبولیت کا باعث ہوا خدا کے راستباز بندوں کا وہ مخلصانہ جوش ہے جو انہوں نے میری خدمت کے لئے دکھلایا۔ مجھے کبھی یہ طاقت نہ ہوگی کہ مَیں خدا کے ان احسانات کا شکر ادا کر سکوں جو روحانی اور جسمانی طور پر مباہلہ کے بعد میرے وارد حال ہو گئے۔ روحانی انعامات کا نمونہ میں لکھ چکا ہوں یعنی یہ کہ خدا تعالیٰ نے مجھے وہ علم قرآن اور علم زبان محض اعجاز کے طور پر بخشا کہ اس کے مقابل پر صرف عبدالحق کیا بلکہ کُل مخالفوں کی ذلت ہوئی۔ ہر ایک خاص و عام کو یقین ہو گیا کہ یہ لوگ صرف نام کے مولوی ہیں''۔ فرماتے ہیں'' اور جسمانی نعمتیں جو مباہلہ کے بعد میرے پر وارد ہوئیں وہ مالی فتوحات ہیں جو اس درویش خانہ کے لئے خدا تعالیٰ نے کھول دیں۔ مباہلہ کے روز سے آج تک پندرہ ہزار کے قریب فتوح غیب کا روپیہ آیا جو اس سلسلہ کے ربّانی مصارف میں خرچ ہوا''۔ فرماتے ہیں'' خدا نے ایسے مخلص اور جان فشان ارادتمند ہماری خدمت میں لگا دیئے کہ جو اپنے مال کو اس راہ میں خرچ کرنا اپنی سعادت دیکھتے ہیں''۔

پھر آگے آپ نے اپنے چند مخلصین کا نام لے کے ذکر بھی فرمایا ہے جنہوں نے ہزاروں روپیہ اسلام کی خاطر احمدیت کی ترقی کی خاطر دیا اور ماہوار بھی دیتے چلے گئے۔ اور آج بھی ہم دیکھتے ہیں اللہ تعالیٰ کی تائید کا یہ نشان کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ مالی لحاظ سے بھی اور تعداد کے لحاظ سے بھی۔ اور روحانی لحاظ سے بھی اور روحانی لحاظ سے ترقی سب سے اہم چیز ہے جو ہونی چاہئے۔

پھر'' آٹھواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت زیادہ کرنے کے لئے ظہور میں آیا کتاب ست بچن کی تالیف ہے۔ اس کتاب کی تالیف کے لئے خدا تعالیٰ نے مجھے وہ سامان عطا کئے جو تین سو برس سے کسی کے خیال میں بھی نہیں آئے تھے''...... پھر ایک نشانی یہ ہے کہ'' نواں امر جو مباہلہ کے بعد میری عزت کے زیادہ ہونے کا موجب ہوا یہ ہے کہ اس عرصہ میں آٹھ ہزار کے قریب لوگوں نے میرے ہاتھ میں بیعت کی اور بعض قادیان پہنچ کر اور بعض نے بذریعہ خط توبہ کا اقرار کیا۔ پس میں یقیناً جانتا ہوں کہ اس قدر بنی آدم کی توبہ کا ذریعہ جو مجھ کو ٹھہرایا گیا یہ اس قبولیت کا نشان ہے جو خدا کی رضا مندی کے بعد حاصل ہوتی ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ میری بیعت کرنے والوں میں دن بدن صلاحیت اور تقویٰ ترقی پذیر ہے''۔

اور یہی چیز ہے جیسا کہ مَیں نے کہا صلاحیت اور تقویٰ کی ترقی جو ہے جماعت کو اس میں بڑھتے چلے جانا چاہئے۔ صرف تعداد بڑھنا کافی نہیں ہے اس لئے ہمیں احمدیوں کو اپنی روحانی حالتوں کی طرف بھی توجہ دینے کی ہر وقت ضرورت ہے۔ فرماتے ہیں'' .... مَیں اکثر کو دیکھتا ہوں کہ سجدے میں روتے اور تہجد میں تضرع کرتے ہیں۔ ناپاک دل کے لوگ ان کو کافر کہتے ہیں اور وہ اسلام کا جگر اور دل ہیں''۔

پس یہ معیار ہیں جو آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سوں میں قائم بھی ہیں اور ہمیں قائم رکھنے کی کوشش بھی کرنی چاہئے۔ پھر فرماتے ہیں'' اب ہمارے مخالفین کو سوچنا چاہئے کہ اس باغ کی ترقی اور سرسبزی عبدالحق کے مباہلہ کے بعد کس قدر ہوئی ہے۔ یہ خدا کی قدرت نے کیا ہے۔ جس کی آنکھیں ہوں وہ دیکھے۔ ہماری امرتسر کی مخلص جماعت۔ ہماری لاہور کی مخلص جماعت۔ ہماری سیالکوٹ کی مخلص جماعت ہے۔ ہماری کپورتھلہ کی مخلص جماعت ہے۔ ہماری ہندوستان کے شہروں کی مخلص جماعتیں وہ نور اخلاص اور محبت اپنے اندر رکھتی ہیں کہ اگر ایک بافراست آدمی، ایک مجمع میں ان کے منہ دیکھے تو یقیناً سمجھ لے گا کہ یہ خدا کا ایک معجزہ ہے جو ایسے اخلاص ان کے دل میں بھر دیئے۔ ان کے چہروں پر ان کی محبت کے نور چمک رہے ہیں۔ وہ ایک پہلی جماعت ہے جس کو خدا صدق کا نمونہ دکھلانے کے لئے تیار کر رہا ہے''۔

یہاں اس حوالے سے مَیں اس جگہ سے منسوب ہونے والے، ان شہروں سے منسوب ہونے والے، ہندوستان سے منسوب ہونے والے لوگوں سے بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنے آباء واجداد کی ان قربانیوں اور اخلاص کو ہمیشہ یاد رکھیں اور اس میں ترقی کرتے چلے جائیں کہ یہی چیز جو ہے وہ جماعتی ترقی کا بھی موجب بننے والی ہے اور حقیقی رنگ میں ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ جوڑ کر ان تمام فیضوں سے فیضیاب کرنے والی ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے فرمایا ہے اور آج تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہندوستان سے باہر نکل کر بھی دنیا کی جماعتوں میں یہ اخلاص پیدا ہو رہا ہے۔ کیا یورپ کیا ایشیا کیا افریقہ۔ پس ہر جماعت کو اپنے روحانی معیاروں کو بلند کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور ترقی کرتے چلے جانا چاہئے۔

پھر فرمایا'' دسواں امر جو عبدالحق کے مباہلہ کے بعد میری عزت کا موجب ہوا جلسہ مذاہب لاہور ہے۔ اس جلسہ کے بارہ میں مجھے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ جس رنگ اور نورانیت کی قبولیت میرے مضمون کے پڑھنے میں پیدا ہوئی اور جس طرح دلی جوش سے لوگوں نے مجھے اور میرے مضمون کو عظمت کی نگاہ سے دیکھا کچھ ضرورت نہیں کہ مَیں اس کی تفصیل کروں۔ بہت سی گواہیاں اس بات پر سن چکے ہو کہ اس مضمون کا جلسہ مذاہب پر ایسا فوق العادت اثر ہوا تھا کہ گویا ملائک آسمان سے نور کے طبق لے کر حاضر ہو گئے تھے۔ ہر ایک دل اس کی طرف ایسا کھینچا گیا تھا کہ گویا ایک دست غیب اس کو کشاں کشاں عالم وجد کی طرف لے جا رہا ہے۔ جب لوگ بے اختیار بول اٹھے تھے کہ اگر یہ مضمون نہ ہوتا تو آج بباعث محمد حسین وغیرہ کے اسلام کو سبکی اٹھانی پڑتی۔ ہر ایک پکارتا تھا کہ آج اسلام کی فتح ہوئی۔ مگر سوچو کہ کیا یہ فتح ایک دجال کے مضمون سے ہوئی؟ پھر مَیں کہتا ہوں کیا ایک کافر کے بیان میں یہ حلاوت اور یہ برکت اور یہ تاثیر ڈال دی گئی۔ وہ جو مومن کہلاتے تھے اور آٹھ ہزار مسلمانوں کو کافر کہتے تھے جیسے محمد حسین بٹالوی خدا نے اس جلسہ میں کیوں ان کو ذلیل کیا۔ کیا یہ وہی الہام نہیں کہ'' مَیں تیری اہانت کرنے والوں کی اہانت کروں گا''۔ اس جلسہ اعظم میں ایسے شخص کو کیوں عزت دی گئی جو مولویوں کی نظر میں کافر مرتد ہے۔ کیا کوئی مولوی اس کا جواب دے سکتا ہے۔ پھر علاوہ اس عزت کے جو مضمون کی خوبی کی وجہ سے عطا ہوئی اسی روز وہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی جو اس مضمون کے بارے میں پہلے سے شائع کی گئی تھی۔ یعنی یہ کہ یہی مضمون سب مضمونوں پر غالب آئے گا اور وہ اشتہار تمام مخالفوں کی طرف جلسے سے پہلے روانہ کئے گئے تھے۔........... سو اس روز وہ الہام بھی پورا ہوا اور شہر لاہور میں دھوم مچ گئی کہ نہ صرف مضمون اس شان کا نکلا جس سے اسلام کی فتح ہوئی بلکہ ایک الہامی پیشگوئی بھی پوری ہوگئی۔'' حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے اسلامی اصول کی فلاسفی کا یہ مضمون پڑھا تھا۔

فرماتے ہیں کہ'' ...... سو یہ عزتیں اور قبولیتیں ہم کو تو مباہلہ کے بعد ملیں۔ اب کوئی مولوی ہمیں سمجھاوے کہ عبدالحق نے مباہلہ کے بعد کون سی عزت دنیا میں پائی۔ کون سی قبولیت اس کی لوگوں میں پھیلی۔ کون سے مالی فتوحات کے دروازے اس پر کھلے۔ کون سی علمی فضیلت کی پگڑی اس کو پہنائی گئی''۔ فرماتے ہیں'' یہ دس برکتیں مباہلے کی ہیں جو مَیں نے لکھی ہیں۔ پھر کیسے خبیث وہ لوگ ہیں جو اس مباہلے کو بے اثر سمجھتے ہیں۔ فَعَلَيْهِمْ اَنْ يَّتَدَبَّرُوْا وَيُفَكِّرُوْا فِيْ هٰذِهِ الْعَشَرَةِ الْكَامِلَةِ ''۔

(انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11 صفحہ 309 تا 317 حاشیہ)

پس اللہ تعالیٰ نے ہر موقع پر آپؑ کو نشان دکھائے ہیں۔ ایک جگہ اللہ تعالیٰ کے اپنے حق میں نشانات کا ذکر کرتے ہوئے اور اس ارفع شان کا ذکر کرتے ہوئے جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی اور ساتھ ہی یہ کہ دشمن کس طرح نامراد ہوئے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ'' مَیں بموجب آیت کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَتِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے...... وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر ہی میں مجھے عطا کی گئی ہے۔ میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں........... کہ اگر مَیں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو مَیں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (یہ 1906ء کی بات ہے) اور اگر کوئی میری قسم کا اعتبار نہ کرے تو میں اس کو ثبوت دے سکتا ہوں۔ بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں خدا تعالیٰ نے ہر ایک محل پر اپنے وعدہ کے موافق مجھ کو دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں ہر محل میں اپنے وعدہ کے موافق میری ضرورتیں اور حاجتیں اس نے پوری کیں۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جن میں اس نے بموجب اپنے وعدہ اِنِّی مُهِيْنٌ مَنْ اَرَادَ اِهَانَتَکَ کے، میرے پر حملہ کرنے والوں کو ذلیل ورسوا کیا'' (اور اس بات کے نمونے ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں۔ کئی جگہوں پر نظر آتے ہیں۔ اس الہام کے پورا ہونے کے کئی واقعات ہیں اور مختلف ملکوں میں یہ واقعات رونما ہو رہے ہیں)۔

پھر فرماتے ہیں کہ'' بعض نشان اس قسم کے ہیں جو مجھ پر مقدمہ دائر کرنے والوں پر اس نے اپنی پیشگوئیوں کے مطابق مجھ کو فتح دی۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری مدت بعثت سے پیدا ہوتے ہیں۔ کیونکہ جب سے دنیا پیدا ہوئی یہ مدت دراز کسی کاذب کو نصیب نہیں ہوئی۔ اور بعض نشان اس زمانے کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں''۔ (اور یہی حالت آج کل بھی اور امام کی ضرورت کا تقاضا کرتی ہے۔ جب ہر جگہ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کا نظارہ ہمیں نظر آتا ہے اور خاص طور پر مسلمان کہلانے والے جو ممالک ہیں ان میں سب سے زیادہ بے سکونی بڑھ رہی ہے اور فساد پیدا ہو رہا ہے۔ فرماتے ہیں'' اور بعض نشان زمانہ کی حالت دیکھنے سے پیدا ہوتے ہیں یعنی یہ کہ زمانہ کسی امام کے پیدا ہونے کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جس میں دوستوں کے حق میں میری دعائیں منظور ہوئیں۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو شریر دشمنوں پر میری بددعا کا اثر ہوا۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں میری دعا سے بعض خطرناک بیماروں نے شفا پائی اور ان کی شفا سے پہلے مجھے خبر دی گئی۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو میری تصدیق کے لئے بڑے بڑے ممتاز لوگوں کو جو مشاہیر فقراء میں سے تھے خوابیں آئیں اور آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ جیسے سجادہ نشین صَاحِبُ الْعَلَمْ سندھ جن کے مرید ایک لاکھ کے قریب تھے اور جیسے خواجہ غلام فرید صاحب چاچڑاں والے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں کہ ہزارہا انسانوں نے محض اس وجہ سے میری بیعت کی کہ خواب میں ان کو بتلایا گیا کہ یہ سچا ہے اور خدا کی طرف سے ہے''۔ (اور یہ نظارے ہم آج بھی دیکھتے ہیں)'' اور بعض نے اس وجہ سے

بیعت کی کہ آنحضرت ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ نے فرمایا کہ دنیا ختم ہونے کو ہے اور یہ خدا کا آخری خلیفہ اور مسیح موعود ہے۔ اور بعض نشان اس قسم کے ہیں جو بعض اکابر نے میری پیدائش یا بلوغ سے پہلے میرا نام لے کر میرے مسیح موعود ہونے کی خبر دی۔ جیسے نعمت اللہ ولی اور میاں گلاب شاہ ساکن جمال پور ضلع لدھیانہ‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ 70-71)

پھر آپ فرماتے ہیں ایک جگہ کہ ’’جب مَیں 1904ء میں کرم دین کے فوجداری مقدمے کی وجہ سے جہلم میں جا رہا تھا تو راہ میں مجھے الہام ہوا اُرِیْکَ بَرَکَاتٍ مِنْ کُلِّ طَرَفٍ یعنی ہر ایک پہلو سے تجھے برکتیں دکھلاؤں گا۔ اور یہ الہام اسی وقت تمام جماعت کو سنا دیا گیا بلکہ اخبار الحکم میں درج کر کے شائع کیا گیا اور یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی۔ کہ جب میں جہلم کے قریب پہنچا تو تخمیناً دس ہزار سے زیادہ آدمی ہوگا کہ وہ میری ملاقات کے لئے آیا اور تمام سڑک پر آدمی تھے اور ایسے انکسار کی حالت میں تھے کہ گویا سجدے کرتے تھے اور پھر ضلع کی کچہری کے اردگرد اس قدر لوگوں کا ہجوم تھا کہ حکام حیرت میں پڑ گئے۔ گیارہ سو آدمیوں نے بیعت کی اور قریباً دوسو کے عورت بیعت کر کے اس سلسلہ میں داخل ہوئی۔ اور کرم دین کا مقدمہ جو میرے پر تھا خارج کیا گیا اور بہت سے لوگوں نے ارادت اور انکسار سے نذرانے اور تحفے پیش کئے اور اس طرح ہم ہر ایک طرف سے برکتوں سے مالا مال ہو کر قادیان میں واپس آئے اور خدا تعالیٰ نے نہایت صفائی سے وہ پیشگوئی پوری کی‘‘۔

پھر آپ فرماتے ہیں ’’براہین احمدیہ میں ایک یہ پیشگوئی ہے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی زَادَ مَجْدَکَ یَنْقَطِعُ اٰبَاءُ کَ وَیُبْدَءُ مِنْکَ۔ (دیکھو براہین احمدیہ صفحہ490) (ترجمہ) خدا ہر ایک عیب سے پاک اور بہت برکتوں والا ہے وہ تیری بزرگی زیادہ کرے گا۔ تیرے باپ دادے کا ذکر منقطع ہو جائے گا اور خدا اس خاندان کی بزرگی کی تجھ سے بنیاد ڈالے گا۔ یہ اس وقت کی پیشگوئی ہے کہ جب کسی قسم کی عظمت میری طرف منسوب نہیں ہوتی تھی اور مَیں ایسے گمنام کی طرح تھا جو گویا دنیا میں نہیں تھا۔ اور وہ زمانہ جب یہ پیشگوئی کی گئی اس پر اب قریباً 30 برس گزر گئے۔ اب دیکھنا چاہئے کہ یہ پیشگوئی کس صفائی سے پوری ہوئی جو اس وقت ہزارہا آدمی میری جماعت کے حلقہ میں داخل ہیں۔ اور اس سے پہلے کون جانتا تھا کہ اس قدر میری عظمت دنیا میں پھیلے گی۔ پس افسوس ان پر جو خدا کے نشانوں پر غور نہیں کرتے۔ پھر اس پیشگوئی میں جس کثرت نسل کا وعدہ تھا اس کی بنیاد بھی ڈالی گئی۔ کیونکہ اس پیشگوئی کے بعد چار فرزند نرینہ اور ایک پوتا اور دو لڑکیاں میرے گھر میں پیدا ہوئیں۔ جو اس وقت موجود نہ تھیں‘‘۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22صفحہ 263تا 265)

آج جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جسمانی اولاد بھی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور روحانی اولاد بھی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اور ہر دن اس میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ ہم ہر روز ہر قوم اور ہر ملک میں ایک نیا نشان دیکھ رہے ہیں۔ ’’غلام احمد کی جے‘‘ کا نعرہ لگ رہا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ جو سچے وعدوں والا ہے حضرت مسیح موعودؑ کی شان کو بلند فرماتا چلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلند شان عطا فرمائی اور ہر موقع پر آپ کی تائید اور نصرت کے لئے نشانات ہمیں دکھائے وہ جسے چاہتا ہے عزت عطا فرماتا ہے جیسا کہ اس نے فرمایا وہ جھوٹے وعدوں والا خدا نہیں ہے۔ آج تک وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئے گئے وعدے پورے کرتا چلا جا رہا ہے۔ اس کا یہ وعدہ بھی یقیناً پورا ہوگا کہ وہ قیامت تک آپ کے ماننے والوں کو دوسروں پر غلبہ عطا فرمائے گا۔ پس ہر احمدی کو اُس غلبہ کا حصہ بننے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام دعاوی پر کامل یقین رکھتے ہوئے، اس پر مضبوطی سے قائم ہوتے ہوئے یہ کوشش کرنی چاہئے اور دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس سے چمٹائے رکھے۔ ان انعامات سے فیض پانے کے لئے جن کا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکے رہنے کی ضرورت ہے۔

مخالفین احمدیت وقتاً فوقتاً اپنے دل کے بغض اور کینے ظاہر کرتے رہتے ہیں۔ پاکستان میں تو عمومی طور پر بھی یہ حالت ہے کہ اسلام کے نام پر اور اللہ اور رسول کے نام پر اسلام کی تعلیم کے خلاف جس کے اوپر کسی بھی مولوی کو اپنے پسند کا نہ ہو کوئی شخص اس کو پکڑا دیتے ہیں کینے ظاہر کرتے ہیں اور ظلم کرتے چلے جاتے ہیں اسلام کو بدنام کرنے کے لئے۔ اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ آج پورا ملک ساری دنیا میں بدنام ہے جہاں انہوں نے احمدیوں پر ظلم کرتے ہوئے انہیں عبادتوں سے روکا تھا۔ ان کو کلمے سے روکا تھا۔ وہ احمدیوں کے کلمے تو چھین نہیں سکے احمدیوں کو عبادتوں سے تو روک نہیں سکے۔ لیکن اپنی ان کی یہ حالت ہے کہ آپس میں لڑائیاں، فتنہ فساد، مسجدیں بند ہوئی ہیں اور ان کی حکومت کے ذریعہ سے ان کی مسجدیں گرائی جاتی ہیں۔ وہاں سے اسلحہ نکل رہا ہوتا ہے۔ یہ تو ایک عمومی حالت ہے۔ لیکن اسلام کے نام پر اب وہاں ظلم کی انتہا اتنی بڑھ گئی ہے کہ پچھلے دنوں میں عیسائیوں پر جو غیر مسلم اقلیت ہے، بربریت کا ایک انتہائی بھیانک نمونہ دکھایا گیا ہے۔ مُلّاں جس کو چاہے اسلام کے نام پر، کسی بھی کام کو غیر اسلامی فعل قرار دے کر اس پر ظلم کروا لیتا ہے۔ عمومی حالت ملک میں لاقانونیت ہے۔ لاقانونیت کا دور دورہ ہے۔ نعرہ تو یہ لگاتے ہیں کہ قانون کی بالا دستی ہے۔ عدلیہ بحال ہوگئی فلاں یہ ہوگیا لیکن عملاً یہ بالا دستی صرف سیاسی مفادات کے لئے ہے اور جہاں کسی غریب شہری کے حقوق دلوانے کا سوال آتا ہے وہاں ان کے یہ سب قانون ختم ہو جاتے ہیں۔ تو اس لحاظ سے بھی احمدیوں کا فرض بنتا ہے کہ دعا کریں اپنے ملک کے لئے جو پاکستان کے احمدی ہیں خاص طور پر۔ پاکستان میں تو خاص طور پر جیسا کہ مَیں نے کہا احمدیوں پر ظلموں کی انتہا ہوتی رہتی ہے اور ہوتی چلی جا رہی ہے۔ جب سے انہوں نے یہ قانون پاس کیا 1974ء میں اور پھر 1984ء میں۔ جو چاہے اپنے خود ساختہ اسلام کے نام پر جس کو مرضی ظلم کا نشانہ بنا لے اور قانون جو ہے سیاستدان جو ہیں وہ اپنی مصلحتوں کے تحت اپنی سیاسی بقا کے لئے مولویوں کے ہاتھوں میں ہیں اور مولوی کے خوف سے کوئی بھی ایسا نہیں جو انصاف کے تقاضے پورا کر سکے۔ پس احمدی ان دنوں میں خاص طور پر جبکہ پاکستان کی بہت زیادہ بھیانک صورتحال ہوتی چلی جا رہی ہے دعا کریں، خاص طور پر پاکستان کے احمدی اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکیں، اس کی پناہ طلب کریں، اپنے اعمال کو خالص اللہ تعالیٰ کے لئے کریں، صدقات پر زور دیں اور جیسا کہ مَیں نے کہا اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے ہیں۔ جماعت احمدیہ نے ترقی کرنی ہے انشاء اللہ۔ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہر شر سے ہر احمدی کو محفوظ رکھے اور جماعت کو پاکستان میں بھی اور دوسری جگہوں پر بھی اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔

UK کا جو جلسہ ہوا ہے۔ اس جلسہ کے بعد سے بعض عرب ممالک میں بھی وہاں کی انتظامیہ نے احمدیوں کو تنگ کرنا شروع کیا ہے۔ وہ حرکت میں آئی ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو عقل دے کہ وہ مخالفت کی بجائے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعویٰ کو مانیں اور آنحضرت ﷺ کے سلام کا پیغام مسیح و مہدی تک پہنچائیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کے ایمان میں مضبوطی پیدا کرے۔

آج بھی ایک افسوسناک خبر ہے۔ ملتان میں ہمارے ایک نوجوان مکرم رانا عطاء الکریم نون صاحب تھے۔ ان کو کل تین مسلح نوجوانوں نے گھر میں گھس کے شہید کر دیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کی عمر 36 سال تھی۔ موصی تھے اور جماعت سے بڑا اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ کچھ عرصہ سے ان کو شک تھا کیونکہ بعض مشکوک افراد ان کے گھر کے اردگرد پھر رہے تھے اس وجہ سے دو بھائی جو تھے وہ باری باری رات کو بھی گھر کا پہرہ دیا کرتے تھے۔ ان کی شہادت اس طرح ہوئی ہے کہ یہ اپنے گھر سے دس پندرہ منٹ کے لئے نکلے ہیں۔ کسی دکان پر گئے ہیں، دھوبی کی۔ وہاں چند منٹ لگے ہیں لیکن غلطی سے کمرے کے باہر کا جو دروازہ تھا، اس کا جو سٹنگ روم تھا، وہ کھلا چھوڑ گئے اور تین مسلح افراد جو تھے وہ گھر کے اندر آ گئے۔ گھر والوں کو انہوں نے کمرے میں بند کر دیا اور وہیں چھپ گئے۔ جب یہ گھر میں داخل ہوئے ہیں تو ان پر فائر کئے اور ان کو تین گولیاں لگیں۔ موقع پر ہی شہید ہو گئے۔ پڑھے لکھے تھے کاروباری آدمی تھے۔ انہوں نے ایگریکلچر میں ماسٹر کی تعلیم حاصل کی ہوئی تھی۔ ان کے پسماندگان میں والدین ہیں، اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں ہیں اور تین بہنیں اور چار بھائی ہیں اس وقت مَیں ان کا جنازہ پڑھاؤں گا۔

ایک جنازہ اس وقت حاضر بھی ہے جو کہ چوہدری عنایت اللہ صاحب طارق کا ہے جو انسپکٹر رہے ہیں خدام الاحمدیہ میں۔ یہ 4/اگست کو فوت ہوئے تھے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بھی واقف زندگی تھے اور پچاس سال سے زائد عرصہ انہوں نے جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ نیک انسان تھے، سلسلہ کا درد رکھنے والے، باوفا، خلافت سے انتہائی وفا کا تعلق تھا۔ ان کے ایک بیٹے حبیب اللہ طارق جرمنی میں سیکرٹری صنعت و تجارت ہیں اور ایک اور بیٹے ہمارے مبلغ ہیں فضل اللہ طارق صاحب جو آج کل فجی کے امیر اور مشنری انچارج ہیں۔ مرزا عبدالرشید صاحب جو یہاں ہیں نائب صدر انصاراللہ ان کے یہ سُسر تھے۔ ان کا جنازہ حاضر ہے۔ تو ان کے ساتھ یہ جنازہ بھی پڑھاؤں گا۔ اور اس کے علاوہ بھی پہلے شاید اعلان ہو چکا ہے بعض غائب جنازے ہیں۔ وہ بھی ساتھ ہی ادا ہوں گے۔ ایک مکرم محمد حسین صاحب لاس اینجلس امریکہ کا۔ دوسرا ہے چوہدری خادم حسین صاحب اسد۔ یہ ناصر آباد سندھ کے مینیجر رہے ہیں، سندھ میں تھے کنری میں رہتے تھے۔ ہمارے ڈاکٹر طارق باجوہ صاحب جو یہاں ہیں ان کے یہ والد تھے۔ اور مکرم لوئی نحوی صاحب، یہ سیریا کے ہیں۔ سجاد احمد صاحب مربی ہیں ان کو بھی کسی نے وہاں ربوہ میں ہی شہید کر دیا تھا۔ امۃ البصیر مہرین صاحبہ ہیں لاہور کی اور حنا حمید صاحبہ ہیں یہ بھی لاہور کی ہیں۔ ان سب کے جنازے ابھی جنازہ حاضر کے ساتھ ہی ادا کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام مرحومین کے درجات بلند فرمائے، ان سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے لواحقین کو بھی صبر اور ہمت اور حوصلہ دے۔

☆☆☆

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.

Love For All, Hatred For None

AT. TISALPUR. P.O RAHANJA

DIST. BHADRAK, PIN-756111

STD: 06784, Ph: 230088 TIN : 21471503143

تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء ....

جماعت احمدیہ کا تعارف اور اس کے عقائد

(محترم مولانا محمد حمید کوثر۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

هُوَ الَّذِی بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُولاً مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ آیٰتِهٖ وَیُزَکِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَةَ وَاِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ۔ وَآخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ۔

(سورۃ الجمعۃ: ۳،۴)

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدامِ ختم المرسلین
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاکِ راہ احمد مختار ہیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اِس راہ پر قربان ہے

(ازالہ اوہام روحانی خزائن ج ۳ ص ۵۱۴)

سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی بعثت ثانیہ کے مظہر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم پر ایک جماعت کی بنیاد مورخہ ۲۰؍رجب ۱۳۰۶ ہجری مطابق ۲۳؍مارچ ۱۸۸۹ء کو مشرقی پنجاب کے مشہور شہر لدھیانہ میں رکھی۔ بعد میں اس کا نام ''مسلمان فرقہ احمدیہ'' رکھا گیا جس کی وجہ حضرت بانی جماعت علیہ السلام نے یہ بیان فرمائی:

''وہ نام جو اس سلسلہ کیلئے موزوں ہے۔ جس کو ہم اپنے لئے اور اپنی جماعت کیلئے پسند کرتے ہیں ''مسلمان فرقہ احمدیہ'' ہے...... اور اس فرقہ کا نام فرقہ احمدیہ اس لئے رکھا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے۔ ایک محمد ﷺ، اسم محمد جلالی نام تھا...... اسم احمد جمالی نام تھا''۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۳۶۵)

اسی ''مسلمان فرقہ احمدیہ'' کا نام ''جماعت احمدیہ'' مشہور و معروف ہوگیا۔ بنیادی طور پر یہ جماعت اُسی حقیقی اسلام پر ایمان رکھتی ہے جس کی بنیاد سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ نے تقریباً سوا چودہ سو سال قبل کم و بیش ۲۳ سال کے عرصہ میں مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں رکھی تھی۔

احادیث میں آیا ہے کہ ایک دفعہ جبریل علیہ السلام نے رسول کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہوکر سوال کیا:

اَخْبِرْنِی عَنِ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِ سْلَامُ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ وَتَحُجَّ الْبَیْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً قَالَ صَدَقْتَ ...... قَالَ فَاَخْبِرْنِی عَنِ الایْمَانِ ، قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِکَتِهٖ وَکُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَشَرِّهٖ قَالَ صَدَقْتَ...... (صحیح مسلم۔ کتاب الایمان)

یعنی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتائیں کہ اسلام کیا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ سوائے اللہ کے اور کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں۔ نماز قائم کرے۔ زکوۃ ادا کرے اور رمضان کے روزے رکھے اور اگر تجھے استطاعت ہو تو خانہ کعبہ کا حج کرے۔ جبریلؑ نے فرمایا کہ آپ نے سچ فرمایا۔ پھر جبریلؑ نے سوال کیا ایمان کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، روز آخرت پر اور تقدیر خیر و شر پر ایمان رکھے۔ جبریلؑ نے فرمایا: آپ ﷺ نے سچ فرمایا۔

الحمد للہ!! جماعت احمدیہ پانچ ارکان اسلام اور چھ ارکان ایمان پر دل کی گہرائیوں سے ایمان رکھتی ہے۔ اور دنیا کی کوئی طاقت نہیں جو جماعت احمدیہ کو ان پر عمل کرنے سے روک سکے۔ چنانچہ حضرت بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

''جن پانچ چیزوں پر اسلام کی بناء رکھی گئی ہے وہ ہمارا عقیدہ ہے۔ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اُس کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ ملائک حق اور حشر اجساد حق اور روز حساب حق اور جنت حق اور جہنم حق۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو کچھ اللہ جلّ شانہٗ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وہ سب بلحاظ بیان مذکورہ بالا حق ہے۔ اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ جو شخص اس شریعت اسلام میں سے ایک ذرّہ کم کرے یا ایک ذرہ زیادہ کرے یا ترک فرائض کرے اور اباحت کی بنیاد ڈالے۔ وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ ہے۔ اور ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے اس کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اور اسی پر مریں...... ہم آسمان اور زمین کو اس بات پر گواہ کرتے ہیں کہ یہی ہمارا مذہب ہے''

(ایام الصلح روحانی خزائن جلد ۱۴ صفحہ ۳۲۳)

پھر فرمایا:

''ہمارے مذہب کا خلاصہ و لُبّ لباب یہ ہے کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیوی زندگی میں رکھتے ہیں، جس کے ساتھ ہم بفضل و توفیق باری تعالیٰ اس عالم گزراں سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین و خیر المرسلین ہیں۔ جن کے ہاتھ سے اکمالِ دین کا ہو چکا''۔

(ازالہ اوہام حصہ اوّل صفحہ ۱۳۷ء روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۶۹)

جبریل علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر جواب پر صَدَقْتَ فرمایا یعنی آپ نے سچ فرمایا۔

احباب کرام! دنیا جو چاہے کہے مگر جماعت احمدیہ کو امید ہے کہ جب احمدی حضرت محمد المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حکم کے مطابق پانچ ارکان اسلام اور چھ ارکان ایمان کا اعلان کرتے ہیں تو جبریل علیہ السلام اور اللہ کے فرشتے صَدَقْتُمْ صَدَقْتُمْ ضرور کہتے ہوں گے۔

توحید باری تعالیٰ کے بارے میں جماعت احمدیہ کا عقیدہ بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

(۱) ''اے سننے والے سنو! ہمارا خدا وہ ہے، جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسے پہلے سنتا تھا''۔

(۲) ''کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر چیز پر قادر ہے۔ ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے۔ ہماری لذات ہمارے خدا میں ہیں۔ کیونکہ ہم نے اس کو دیکھا اور ہر ایک خوبصورتی اس میں پائی۔ یہ دولت لینے کے لائق ہے۔ اگرچہ جان دینے سے ملے۔ اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو۔ اے محرومو! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا۔ یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا۔ میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھادوں۔ کس دف سے میں بازاروں میں منادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سن لیں اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سننے کیلئے لوگوں کے کان کھلیں''۔

(کشتی نوح صفحہ ۲۰، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۲)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام رسالت مآب سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں اپنا عقیدہ اس طرح بیان فرماتے ہیں:

''اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ...... نجات یافتہ کون ہے وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق درمیانی شفیع ہے۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۴ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۴)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن مجید کے بارے میں اپنے عقیدے کا اظہار کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

''جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے، وہ آسمان پر عزت پائیں گے...... نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن......''

(کشتی نوح صفحہ ۱۴)

''سو تم ہوشیار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ، میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے، وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کر لیتا ہے...... قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کر سکتا ہے، اگر صوری یا معنوی اعراض نہ ہو، قرآن تم کو نبیوں کی طرح کر سکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو''۔

(کشتی نوح صفحہ ۲۷، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۴)

احباب کرام! مسلمانوں کے ایک طبقہ نے یہ عقیدہ بنالیا کہ احادیث قرآن مجید پر مقدم ہیں اور وہ احادیث کو ترجیح دینے لگے۔ چنانچہ احادیث کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنا فیصلہ کن عقیدہ یہ بیان فرماتے ہیں:۔

''ہمارے نزدیک تین چیزیں ہیں، ایک کتاب اللہ، دوسرے سنت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل۔ اور تیسرے حدیث۔ ہمارے مخالفوں نے دھوکہ کھایا کہ سنت اور حدیث کو باہم ملا دیا ہے۔ ہمارا مذہب حدیث کے متعلق یہی ہے کہ جب تک وہ قرآن اور سنت کے صریح مخالف اور معارض نہ ہو اس کو چھوڑنا نہیں چاہئے خواہ وہ محدثین کے نزدیک ضعیف سے ضعیف کیوں نہ ہو۔ قرآن شریف پر حدیث کو قاضی بنانا سخت غلطی اور قرآن شریف کی بے ادبی ہے''

(الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ اسلام، عصر حاضر اور مستقبل میں پیش آنے والے فقہی مسائل کے متعلق جماعت احمدیہ کا عقیدہ بیان فرماتے ہیں کہ:۔

''اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں، اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کرلیں۔ کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے۔ اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہاد سے کام لیں''۔

(روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۲۱۲)

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب جماعت احمدیہ شریعت محمدیہ پر دل و جان سے عمل پیرا ہے تو پھر اُس کی اِس قدر مخالفت کیوں کی جاتی ہے۔ اس کے خلاف عداوت و شرارت کا بازار کیوں گرم رکھا جاتا ہے؟ اس کا جواب قرآن مجید کے الفاظ میں یہ ہے کہ:۔

وَمَا یَاْتِیْهِمْ مِنْ نَبِیٍّ اِلَّا کَانُوْا بِهٖ یَسْتَهْزِئُوْنَ (الزخرف: ۸)

یعنی اور کوئی نبی اُن کے پاس نہیں آتا تھا مگر وہ اس کے ساتھ تمسخر کیا کرتے تھے۔

عصر حاضر میں جو مسلمان اور ان کے علماء نیز اُن کی حکومتیں جماعت احمدیہ کی مخالفت کر رہی ہیں۔ انہیں جیسے مسلمان تھے جنہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی زبانوں سے دکھ دئے آپ کو اُذُنٌ (التوبہ: ۹-۶۱) کا ہی کان کہا۔ مسلمان کہلانے والوں نے ہی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر

انتہائی فرسودہ الزامات لگائے۔ حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ، حضرت حسینؓ، رضوان اللہ علیہم کی مخالفت کی اور انہیں شہید کیا۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ کو جاہل، بدعتی، زندیق، کافر کا لقب دیا۔ ابوعبداللہ محمد ادریس شافعی کو اَضَرُّ مِنْ ابلیس کہا۔ حضرت امام جنبل کو ۲۸ ماہ قید رکھا۔ امام بخاری کو وطن سے ہجرت پر مجبور کیا۔ شاید ہی کوئی مسلمان ولی اللہ و بزرگ ہوگا جو مسلمان کہلانے والوں کے ہاتھوں اور زبانوں سے دکھ نہ دیا گیا ہو۔

تو پھر یہ کیسے ممکن تھا کہ حدیث میں مذکور عُلَمَآئُھُمْ شَرٌّمَنْ تَحْتَ اَدِیْمِ السَّمَاءِ (مشکوٰۃ کتاب العلم) علماء آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے کہ حکومتوں اور مذہبی ادارہ جات کے فتوؤں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام محفوظ رہتے۔

چنانچہ حضورؑ اپنے شعر میں فرماتے ہیں:

زُعم میں اُن کے مسیحائی دعوی میرا
افترا ہے جسے از خود ہی بنایا ہم نے
کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھا یا ہم نے

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۲۴، روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۲۴)

اب جماعت احمدیہ کے ایسے عقائد کا ذکر کیا جاتا ہے، جنہیں بہانہ بنا کر جماعت احمدیہ پر کفر کے فتوے لگاے ٕجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے چودھویں صدی ہجری کے آٹھویں سال یعنی ۱۸۹۱ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ظاہر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جنہیں عیسائی اور مسلمان دونوں آسمان پر زندہ خیال کررہے ہیں، اور آخری زمانے میں اُن کی دوسری آمد کے منتظر ہیں، وہ ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔ اور وہ آپ کبھی بھی دوبارہ زمین پر نہیں آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً بتایا:

''مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اُس کے رنگ میں ہوکر وعدہ کے موافق تو آیا ہے'' (ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۱)

یعنی مسیح کی آمد ثانی کا وعدہ، ایک مثیل کی آمد کے ذریعہ بالکل اُسی طرح پورا ہونا تھا جیسے دو ہزار سال پہلے ایلیا کی آمد ثانی کا وعدہ یوحنا یعنی یحییٰ کی آمد سے پورا ہوا تھا۔

سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی آنے والے ''مسیح'' کے بارے میں واضح الفاظ میں خبر دی تھی کہ:

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب بدء الخلق باب نزول مسیح بن مریم)

یعنی تمہارا کیا حال ہوگا، جب ابن مریم تم میں اتریں گے، وہ تمہارے امام ہوں گے۔

لَا الْمَهْدِيُّ اِلَّا عِيْسَى بْنَ مَرْيَمَ

(سنن ابن ماجہ۔ باب شدۃ الزمان)

یعنی مہدی کے علاوہ اور کوئی عیسیٰ بن مریم نہیں۔ یعنی مہدی اور آنے والا مسیح ایک ہی شخص ہوگا۔

یہ حدیث کسی تاویل و تفسیر کی محتاج نہیں۔ حدیث کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ ''ابن مریم'' ایک صفاتی اور تشبیہی نام ہے۔ یعنی امۃ محمدیہ میں آنے والا مسیح موعود اپنی بعض صفات کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام سے مشابہت رکھتا ہوگا۔ منکم کا لفظ پکار پکار کہہ رہا ہے کہ یہ ابن مریم بیت لحم فلسطین میں پیدا ہونے والا ابن مریم نہیں بلکہ اے مسلمانو! یہ تمہیں میں سے ایک شخص ہوگا۔ منکم کے لفظ نے مسیح ناصری کی آمد ثانی کی جڑ کاٹ کر رکھ دی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

''مسیح موعود علیہ السلام کا آسمان سے اترنا محض جھوٹا خیال ہے۔ یاد رکھو کہ کوئی آسمان سے نہیں اُترے گا۔ ہمارے سب مخالف جو اَب زندہ موجود ہیں، وہ تمام مریں گے اور کوئی اُن میں سے عیسیٰ بن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر ان کی اولاد جو باقی رہے گی وہ بھی مرے گی اور ان میں سے بھی کوئی آدمی عیسیٰ ابن مریم کو آسمان سے اترتے نہیں دیکھے گا۔ اور پھر اولاد کی اولاد مرے گی اور وہ بھی مریم کے بیٹے کو آسمان سے اُترتے نہیں دیکھے گی۔ تب خدا اُن کے دلوں میں گھبراہٹ ڈالے گا کہ زمانہ صلیب کے غلبہ کا بھی گذر گیا اور دنیا دوسرے رنگ میں آگئی، مگر مریم کا بیٹا عیسیٰ اب تک آسمان سے نہ اُترا۔ تب دانش مند یک دفعہ اس عقیدہ سے بیزار ہو جائیں گے، اور ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہوکر اس جھوٹے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے۔ اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اور اب بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے''۔

(تذکرہ الشہادتین صفحہ ۶۵ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۶۷)

جماعت احمدیہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے عقیدے کا اظہار کچھ اس طرح فرماتے ہیں:

''مجھ پر اور میری جماعت پر جو یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے ہیں ہم پر افتراء عظیم ہے۔ ہم جس قوت اور یقین اور جس معرفت اور بصیرت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں۔ اس کا لاکھوں حصہ بھی یہ الزام لگانے والے لوگ نہیں مانتے''

(الحکم ۱۷؍مارچ ۱۹۰۵ء)

جماعت احمدیہ کا یہ ایمان وعقیدہ ہے کہ سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم آخری صاحبِ شریعت نبی ہیں۔ آپ کے بعد قیامت تک آپ ﷺ جیسا صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ جو کہ شریعت محمدیہ کو منسوخ کردے۔ ہمارے مسلمان بھائی ایک طرف تو خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے کرتے تھکتے نہیں۔ اور دوسری طرف اگر یہ سوال کیا جائے کہ فرض کریں کہ تمہارے خیال وزعم کے مطابق آج عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتر آئیں تو اِس روئے زمین پر آخری نبی کون ہوگا......؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام یا سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم؟ تو خاموش ہوجاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اُن کے پاس اس کا کوئی معقول جواب نہیں۔ مذکورہ وضاحت کے بعد کوئی ذی شعور عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا کہ جماعت احمدیہ ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتی۔ افسوس تو یہ ہے کہ مسلمانوں کی جن مجالس اور ایوانوں میں اس عقیدہ کو غلط مفہور دے کر جماعت احمدیہ کے خلاف کفر کے فتوے دئے جاتے ہیں ان میں جماعت احمدیہ کو صحیح طور اپنے موقوف کی وضاحت کا موقعہ ہی نہیں دیا جاتا۔ بلکہ اُس کی طرف جھوٹے بے بنیاد عقائد منسوب کرکے کفر کے فتوے صادر کردئے جاتے ہیں۔ اُن پر تو پنجاب کا ایک مشہور قصہ صادق آتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ایک ملاں جی روزانہ گنے کے کھیت کے پاس سے گذرا کرتے تھے۔ اور وہ بغیر اجازت لئے گنے توڑنا شرعاً ناجائز سمجھتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اجازت لینے کا ایک انوکھا طریق یہ ایجاد کیا کہ گنے کے کھیت کے پاس کھڑے ہوکر کھیت سے پوچھے'' اُو بی بی کمادئیے دس! گنّے دو بھنّا کے چار'' یعنی گنے دو توڑوں یا چار۔ پھر خود ہی آواز نکال کر کھیت کی طرف سے اجازت دیتے ہوئے کہتے'' بھنّ لے پنج ست'' یعنی توڑلے پانچ سات۔ کھیت کے مالک نے چھپ کر دیکھا کہ ملاں روز ہی ایسا کرتا ہے۔ چنانچہ اُس نے ایک دن بدلہ اس طرح لیا کہ گنے توڑتے ملاں کو گھسیٹ کر نہر کے ٹھنڈے پانی میں لے گیا اور پانی سے اجازت لیتے ہوئے پوچھنے لگا اُو پانی ٹھنڈے ٹھار، ملاں نوں غوطے دو دَواں کے چار، پھر خود ہی آواز بدل کر جواب دیتا، دے دے پانچ سات۔

جماعت احمدیہ کے خلاف کفر اور غیر مسلم قرار دینے والوں نے جماعت احمدیہ کے کھیت کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ اور اس مذموم مقصد کیلئے ملاں کی طرح آوازیں بدلیں۔ اے فتوے اور فیصلے صادر کرنے والو سنو! جماعت احمدیہ وہ کھیت نہیں جسے کسی انسانی ہاتھ نے لگایا ہو۔ اب خدائے ذوانتقام جس کا یہ کھیت ہے، اُس کی طرف سے غوطے دینے کا وقت آگیا ہے۔ وہ ذلتوں اور رسوائیوں کے پانیوں میں غوطے پر غوطہ دیتا چلا جارہا ہے، مگر انہیں عقل نہیں آرہی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

اب تو نرمی کے گئے دن، اب خدائے خشمگیں
کام وہ دکھلائے گا جیسے ہتھوڑے سے لوہار

احباب کرام! جماعت احمدیہ کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید واحادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام کو وقت مقررہ پر بھجوایا۔ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثانیہ کے مظہر ہیں۔ جن کا ذکر سورۃ الجمعۃ میں آیا ہے۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر مسلمان کو یہ حکم تھا کہ:۔ فَاِذَا رَأَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ۔

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الفتن)

جب تم اُسے دیکھو اُس کی بیعت کرو اور امام مہدی علیہ السلام کی وفات کے بعد جب ثم تكون خلافة على منهاج النبوة خلافت علیٰ منہاج النبوۃ جب قائم ہوئی ہو تو خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کی بھی بیعت کرنا۔ کیونکہ یہی وہ حبل اللہ ہے جو مسلمانوں کو اتحاد و اتفاق کی مضبوط لڑی میں پروسکتی ہے۔

سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی بھی فرمائی تھی کہ:

وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ اُمَّتِيْ عَلٰى ثَلَاثٍ وَسَبْعِيْنَ فِرْقَةً، وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ فِي النَّارِ۔ قِيْلَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ هُمْ؟ قَالَ الْجَمَاعَةُ۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن۔ باب افتراق الامم)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، میری امت ۷۳ فرقوں میں منقسم ہوجائے گی۔ اُن میں سے ایک جنت میں ہوگا۔ اور ۷۲ ''نار'' میں ہوں گے۔ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا جو جنت میں ہوگا وہ کون ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا ''الجماعۃ'' وہ ایک جماعت ہوگی۔

اس حدیث میں دو الفظ قابل غور ہیں۔ ایک ''النار'' دوسرا ''الجماعت'' النار کے عربی میں بہت سے معنی اور مفہوم ہیں۔ اُن میں سے قرآن مجید نے ایک معنی لڑائی، جھگڑے فساد بھی بیان کئے ہیں، جیسا کہ فرمایا:

كُلَّمَا اَوْقَدُوْا نَارًا لِلْحَرْبِ اَطْفَاهَا اللّٰهُ۔ (المائدۃ۔ ۶۵)

یعنی جب وہ لڑائی کی آگ بھڑکاتے ہیں اللہ اسے بجھادیتا ہے۔

پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ مسلمان کے ۷۳ فرقوں میں سے ۷۲ لڑائی، جھگڑوں، فتنوں، قتل وغارت کی آگ میں جل رہے ہوں گے۔ لیکن ایک فرقہ جو کہ'' جماعت'' ہوگی اُس آگ کے مقابل پر ایک جنت میں ہوگی۔ اور اگر جماعت کے لفظ کی گہرائی سمجھنی ہو تو ہمیں حدیث رسولؐ ہی سے سمجھنی ہوگی۔ احادیث کی کتب میں 'صلاۃ الجماعت'' کی فضیلت بیان ہوئی ہے۔ لیکن ''صلاۃ الجماعۃ'' امام کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ مثال کے طور پر ایک مسجد میں سو نمازی صفوں میں کھڑے ہوجائیں اور اُن میں سے ۹۵ بغیر کسی امام کی اقتداء کے نماز ادا کرلیں پس تو اُن کی نماز'' صلاۃ الجماعۃ'' نہیں کہلائے گی۔ ان کے بالمقابل اگر اُن میں سے پانچ

(باقی صفحہ 15 پر ملاحظہ فرمائیں)

اُذکُرُوا مَوتَاکُم بِالخَیر

پیارے والد بہادر خان صاحب درویش مرحوم

از۔ دلاور خان قادیان

مورخہ ۱۵/اکتوبر ۱۹۸۲ء کا دن ہم سب بھائی بہنوں کے لئے بہت افسوس اور صدمہ کا دن تھا جبکہ ہمارے پیارے ابو جان محترم بہادر خان صاحب درویش صبح پونے دس بجے ۷۵ سال کی عمر میں ہم سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہماری صابرہ وشاکرہ والدہ محترمہ عظیم النساء صاحبہ اور سب بھائی بہن آنسو بہاتے ہوئے یہی مبارک الفاظ دہراتے رہے۔

”راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہو“

ہم سب کے دل تو آپ کی جدائی سے غمگین وافسردہ تھے مگر مشیت ایزدی کے آگے سر تسلیم خم ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ والد صاحب کی مغفرت فرمائے، جنت میں اعلیٰ مقام پر فائز فرمائے۔ آمین ثم آمین

پیدائش : محترم والد صاحب پنجاب کے ایک چھوٹے سے گاؤں ”ادرحمہ“ میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ جو کہ اب پاکستان میں ہے۔ یہ گاؤں تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا میں واقع ہے۔

آپ ”رانجھا“ قوم سے تعلق رکھتے تھے جو قریش خاندان کی شاخ ہے۔

محترم والد صاحب ابھی پانچ برس کے تھے کہ محترم دادا جان میاں شادی خان صاحب ولد محترم میاں محمد خان صاحب نماز تہجد کی ادائیگی کرتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ادرحمہ سے جو پیدل قافلہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کے لئے قادیان آیا تھا اور بیعت کی تھی اس میں ہمارے دادا جان بھی شامل تھے۔ یہ قافلہ بٹالہ پہنچا تو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے حضرت اقدس علیہ السلام کے خلاف باتیں شروع کردیں تو ہمارے دادا جان نے کہا کہ حضرت مولانا شیر علی صاحبؓ کے والد محترم نظام الدین صاحب نے مسجد احمدیہ ادرحمہ میں قرآن مجید لیکر قسم کھائی تھی کہ امام مہدی علیہ السلام قادیان میں آگئے ہیں اور اعلان کیا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام وقت کے امام الزمان کو مان لیا ہے اور خدا کی قسم یہ وہ ہی امام مہدی ہیں جس کے متعلق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی (مولوی صاحب موصوف اپنے گاؤں میں عالم دین اور بااثر شخصیت کے مالک تھے) نیز دادا جان نے کہا کہ اس کی باتوں میں نہ آئیں یہ تو شیطان معلوم ہوتا ہے اور اب تو قادیان قریب ہے اور پھر گاؤں جاکر کیا بتائیں گے کہ ہم نے امام مہدی علیہ السلام سے ملاقات ہی نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس قافلہ نے بیعت کی اور پھر اس طرح ادرحمہ گاؤں سارا کا سارا احمدی ہوگیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذٰلک۔

محترم دادا جان کی وفات کے ایک ماہ بعد ہماری دادی جان محترمہ گل بی بی صاحبہ بھی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ ہمارے دادا جان نے وفات سے پہلے ہی والد صاحب کو بتا دیا تھا کہ اپنا گھر چھوڑ کر کہیں نہیں جانا۔ اگر کھانے کے لئے کچھ بھی نہ ہو تو گھر کا چولہا جلا دینا اللہ تعالیٰ خود انتظام کردے گا۔ محترم والد صاحب کے تین بھائی اور دو بہنیں تھیں ایک بھائی تو عرصہ دراز سے لاپتہ ہوگئے تھے اور باقی بھائی بہن وفات پاچکے ہیں۔ محترم والد صاحب نے گاؤں میں ہی تھوڑی بہت تعلیم حاصل کی تھی۔ قرآن مجید کی تلاوت عمدگی سے کرتے تھے اور پھر اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی باقاعدگی سے پڑھتے تھے۔ ہمیشہ نماز عشاء کے بعد قرآن کریم کی تفسیر اور ملفوظات اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا درس دیکر ہمیں بہت سے واقعات سناتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب تو ہمارے دادا جان کے رشتہ دار بھائی محترم میاں حسن محمد صاحب جن کا یادگاری کتبہ بہشتی مقبرہ کی چار دیواری کے اندر لگا ہوا ہے، گاؤں میں پڑھے لکھے لوگوں کو کہتے کہ مجھے پڑھ کر سناؤ کیا لکھا ہے۔ اس طرح تبلیغ کر کے غیروں کو جماعت میں داخل کر لیتے تھے۔ پھر والد صاحب نے اپنی زندگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب خرید کر رکھ لی تھیں۔ پارٹیشن کے وقت بہت سی کتب اپنے ایک دوست جن سے بھائیوں جیسا پیار تھا یعنی محترم محمد عبداللہ صاحب کے سپرد کر کے آگئے تھے۔

والد صاحب کا حُلیہ اور لباس

آپ درمیانے قد، گندمی رنگ، سیاہ آنکھیں اور چہرہ خوبصورت نورانی تھا۔ سادہ اور صاف ستھرا لباس استعمال کرتے تھے۔ رومال بڑے سائز کا رکھنا پسند کرتے تھے۔ ہمسایوں اور مہمانوں سے بہت محبت رکھتے ان کی ضرورتوں کا خیال رکھتے۔ غرباء اور ضرورت مند اور مسافروں کا خاص خیال رکھتے۔ واقف اور ناواقف شخص کی مدد کر دیا کرتے تھے۔ اپنے اور غیر مسلم احباب کی بیماری کی عیادت اور ان کی تیمارداری میں ضرور حصہ لیتے۔

ہمارے لئے ضروری نصائح

خدا تعالیٰ سے محبت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام، خلفائے کرام اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے دلی محبت تھی۔ ہمیشہ حضور کے اشعار پڑھتے۔ دعائیں پڑھتے اور قرآن کریم کی تلاوت کرتے۔ غرضیکہ جماعتی مصروفیت کے بعد اپنا اکثر وقت ایسے ہی خدا کی یاد میں گذارتے تھے۔ بڑے پیارے انداز میں ہمیں اکثر نصیحت کرتے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کو چُن لیا ہے جس طرح پہلے بنی اسرائیل کو چنا تھا۔ اس لئے ان سے دلی محبت اور عقیدت رکھنا۔ نیز یہ بھی بتایا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ ان کے متعلق بعض افراد مخالفت کریں گے ہمیں تاکیدی نصیحت کی کہ ایسے مخالف افراد سے آپ کا کوئی تعلق نہیں ہونا چاہیئے۔

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی یاد

ایک مرتبہ محترم والد صاحب کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بہت یاد آئی اور دل میں خیال آیا کہ کاش ہم بھی وہ زمانہ دیکھتے۔ مجھے بتلایا یاد نہیں خواب تھا یا کشف صحیح یاد نہیں۔ دیکھتے ہیں کہ گاؤں ادرحمہ میں نہر کے کنارے ایک چبوترے پر حضرت مصلح موعودؓ ساتھ ہیں۔ پھر حضور نے شاید نہر کے پانی سے وضوء کیا اور نماز کے لئے چل پڑے اور والد صاحب کو بھی وضو کر کے آنے کے لئے حضور نے حکم دیا تو آپ بھی وضو کر کے نماز کے لئے چل پڑے۔ والد صاحب نے بتایا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے اتنی خلقت نماز کے لئے آئی ہے جس کا شمار ہی نہیں ہوتا۔ اس سے پہلے کبھی بھی اتنی خلقت نہیں دیکھی تھی۔ جب نماز ختم ہوگئی تو نمازیوں سے معلوم ہوا کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ہے۔ یہ معلوم ہوتے ہی والد صاحب بڑی مشکل سے امام کی جگہ پہنچے تو کیا دیکھتے ہیں کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جنہوں نے نماز پڑھائی ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ نے والد صاحب کو دیکھ کر فرمایا کہ میں تو آپ کے پاس ہی رہتا ہوں۔ بہرحال اللہ تعالیٰ نے سمجھا دیا کہ یہ بھی وہ بابرکت زمانہ ہے یعنی اولین آخرین سے ملا دیئے جائیں گے۔

فوج میں بھرتی

جب حضرت المصلح الموعودؓ نے نوجوانوں کو بھرتی ہونے کی توجہ دلائی تو والد صاحب ۱۹۳۷ء میں فوج میں بھرتی ہوگئے۔ پھر درویشی دور کی تحریک پر ریلیز ہو کر ہمیشہ کے لیے قادیان آگئے۔

قادیان میں آمد اور درویشی دور

حضرت المصلح الموعودؓ نے تحریک کی کہ نوجوان قادیان آئیں یہ اس وقت کی بات ہے جب ابھی پارٹیشن نہیں ہوئی تھی ملک میں ہنگامی حالات زوروں پر تھے اور انگریزی حکومت تھی۔ قادیان آنے کی تحریک تو اس وقت حضور انور کی پہنچ چکی تھی لیکن قادیان آنے کا کوئی پروگرام نہیں بن رہا تھا۔ انہی دنوں میں محترم والد صاحب نے کشف میں دیکھا کہ:

حضرت المصلح الموعودؓ سفید گھوڑے پر آئے ہیں۔ والد صاحب غالباً گاؤں میں نہر کے پاس بیٹھے ہیں۔ حضور نے نام لیکر آواز دی کہ آپ یہاں سوئے ہیں فوراً قادیان پہنچو۔ کچھ دنوں بعد یہ بات بھول گئے اور فوج میں کام میں مشغول ہوگئے۔ پھر کچھ دنوں کے بعد حضور انور کشفی حالت میں دوبارہ نظر آئے اور سفید گھوڑا تھا اور والد صاحب کو آواز دی غالباً پکڑ کر اٹھایا اور ہدایت دی کہ قادیان پہنچو۔

فوج میں ایک احمدی کیپٹن شیر ولی صاحب تھے۔ آپ نے یہ کشف انہیں بتایا۔ موصوف نے کہا کہ ہم دونوں قادیان چلتے ہیں تب فوج سے ریلیز ہو کر دونوں قادیان آگئے۔ محترم کیپٹن صاحب افسر حفاظت اور انجمن کے ممبر بنے والد صاحب ان کے معاون کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔

قادیان میں جب حالات نارمل ہو گئے اور ہندوستان اور پاکستان کی حدیں مقرر ہوگئیں تو کیپٹن شیر ولی صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے اپنے وطن جانے کی اجازت طلب کی تو حضور انور نے منظوری دے دی۔ محترم کیپٹن صاحب کا والد صاحب سے بہت پیار تھا فوج میں بھی پھر قادیان میں بھی اس لئے موصوف نے اپنے ساتھ پاکستان جانے کے لئے بہت اصرار کیا لیکن والد صاحب نے کہا کہ میں نے حضرت المصلح الموعودؓ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر وعدہ کیا ہے کہ ہر حال میں یہاں رہوں گا خواہ انجمن مدد کرے یا نہ کرے۔ پھر اس وعدہ کو آخری سانس تک نبھایا۔ ہر حال میں وفاداری اور صبر وشکر کے ساتھ وقت گزارا۔

ایک وقت ایسا آیا کہ صدر انجمن احمدیہ نے اپنے محدود بجٹ اور وسائل کے پیش نظر بعض درویشوں کو فارغ ہو کر اپنا کاروبار کرنے کی تحریک کی اور کچھ کام بھی سکھلائے۔ والد صاحب کو بھی توجہ دلائی تو آپ بھی لبیک کہتے ہوئے کام کرنے لگے۔ اسی دوران قادیان میں سیلاب آیا اور بہت سا سامان وگندم پانی میں خراب ہونے لگی والد صاحب کو ان دنوں شدید بخار تھا۔ سب درویش سیلاب میں خدمت خلق کا کام کر رہے تھے۔ والد صاحب کو شدید بخار کی وجہ سے آرام کرنے کے لئے آپ کے سب ساتھی درویشان کرام نے توجہ دلائی۔ والد صاحب نے کہا کہ میں ایسے کس طرح بیٹھ سکتا ہوں۔ آپ بھی سیلاب میں پانی میں جا جا کر خدمت خلق کے کاموں میں جٹ گئے۔ لیکن شدید بخار میں آرام نہ کرنے کی وجہ سے شدید فالج کا حملہ ہوگیا جسم کا ایک حصہ خاص کر ایک ٹانگ بہت متاثر ہوگئی پھر کافی عرصہ کے بعد علاج معالجہ سے چلنے پھرنے لگ گئے اور پھر چھڑی کا استعمال سہارا کے لئے شروع کردیا لیکن ہر کام مستعدی سے کرنے کے قابل ہو گئے۔ دفتر سے فارغ تھے اور کام بھی نہیں مل رہا تھا اور بیماری کے باعث کافی عرصہ بڑی تکلیف سے گزارا۔ والد صاحب کے ساتھ والدہ صاحبہ کے بزرگ والدین۔ والدہ صاحبہ کی دادی جان۔ والدہ صاحبہ کی چھوٹی بہن جو اس وقت چھ سات برس کی تھی یعنی ہماری چھوٹی خالہ جان اور خاکسار اس وقت شیر خوار تھے۔ ایسے حالات میں بہت تنگی سے گزارہ کیا۔

تقسیم ملک کے فوراً بعد بہشتی مقبرہ کی کچی دیوار کی تعمیر حفاظتی نقطۂ نگاہ سے کی گئی۔ درویشی دور میں سب درویشان کرام بہشتی مقبرہ میں خاص طور پر صفائی اور چار دیواری کی مرمت کرتے رہتے تھے۔ اس کی تعمیر اور مرمت کے کام میں محترم والد صاحب کو بھی خدمت کا موقعہ ملا۔ اسکی بنیاد کافی مضبوط اور چوڑی رکھی گئی تھی۔ یہ دیوار مٹی کی تھی درویشان کرام مٹی لاتے تھے اور والد صاحب اور ان کے کچھ ساتھی کیپٹن شیر ولی صاحب اور محترم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر وغیرہ ملکر دیوار بناتے تھے۔ بہشتی مقبرہ کے چاروں کونوں میں پہرہ کے لئے دو منزلہ چبوترے بنائے گئے تھے۔ کئی بار ملٹری افسران آئے اور کہا کہ یہ کیا قلعہ بنا رہے ہیں۔ درویشان کرام نے بتلایا کہ ہمارے بزرگان کی قبریں ہیں دیکھ لیں یہ ہمارے مقدس بزرگوں کے مزار ہیں۔ یہ تمام نوجوان ہیں اور انہیں کام پر بھی لگا کر

مشغول رکھنا ہے۔ بہرحال بعض شرارتی عنصر کی شکایت پر ملٹری افسر آتے لیکن اللہ تعالیٰ نے خود ان کے دلوں میں اطمینان ڈال دیا اور اس کی حفاظت کے لئے دیوار بنانے سے پھر نہیں روکا گیا۔

دور درویشی کے کچھ عرصہ بعد ایک بزرگ درویش کی وفات کا صدمہ

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے والد صاحب کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا اور بہت محبت رکھتے تھے۔ ان کے فرزند ارجمند محترم مولانا برکات احمد صاحب راجیکی ناظر امور عامہ کے طور پر خدمت بجا لا رہے تھے۔ جملہ درویشان کرام کا آپس میں بھائیوں جیسا سلوک اور محبت تھی اس لئے ہم سب بچے سب درویشان کرام کو چاچا اور اسی طرح درویشان کرام کی بیویاں جو آپس میں بہنیں بنی ہوئی تھیں ہم سب انہیں خالہ جان کہتے تھے۔ سب ایک دوسرے کے ساتھ سچی محبت اور عقیدت رکھتے تھے ایک دوسرے کی خوشی غمی میں بہت ساتھ دیتے تھے اسکا مزہ وہی جانتے ہیں جو اس دور میں رہے ہیں۔

محترم مولانا برکات احمد صاحب راجیکی کی وفات اچانک ہوگئی اس پر جملہ درویشان کرام کو بہت دکھ ہوا ہمارے والد صاحب کو ان سے خاص محبت کی وجہ سے بہت دکھ ہوا۔ بہت دعائیں کیں تو رات کو والد صاحب خواب میں مولوی برکات احمد صاحب کو جنت میں دیکھتے ہیں۔ آپ نے خواب میں دریافت کیا کہ مولوی صاحب کس طرح جنت میں آئے کون کون سی نیکیاں کام آئیں۔ مولوی صاحب نے بتایا کہ کچھ دکھی اور ضرورت مند احباب کی خدمت کا موقعہ ملا آج اللہ نے خوش ہو کر یہ جنت دی ہے۔ یعنی حقوق العباد کی جزاء میں آج یہاں ہوں۔

خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے محبت

محترم والد صاحب شروع سے ہی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دلی محبت رکھتے تھے۔ درویشی دور میں بھی اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ حضرت میاں خلیل احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور حضرت میاں ظفر احمد صاحب ابن حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ کی قربت نصیب ہوئی۔ ان کے ساتھ رہنے اور ملکر خدمت کی توفیق ملی۔ ان بزرگان کو بھی والد صاحب سے دلی محبت ہوگئی۔ بعض اوقات کھانے کے وقت والد صاحب کا انتظار کرتے۔ ایک دن رات کو حضرت میاں خلیل احمد صاحب کو کسی دوائی کی ضرورت پڑی۔ بیت الدعا کے ساتھ والے کمروں کی چابیاں والد صاحب کے پاس تھیں۔ اس لئے آپ نے کمرے کھولنے کے لئے کہا لیکن یہ دیکھ کر حیران ہوگئے کہ والد صاحب اپنے کمبل میں شدید سردی میں پڑے ہیں۔ فرمایا کہ اتنی رضائیاں یہاں ہیں لے لیں۔ والد صاحب نے کہا کہ میاں صاحب میں کسی غیر کی رضائی کیسے لے سکتا ہوں۔ اس پر میاں صاحب نے اپنی رضائی بطور تحفہ دیدی۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کی ایک بنیان بھی تبرک کے طور پر دی۔

حضرت میاں ظفر احمد صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے گرم پاجامے کا ٹکڑا والد صاحب اور بہت سے درویشان کرام کو عنایت فرمایا۔

خلفاء کرام اور خاندان حضرت اقدس علیہ السلام کے افراد بھی درویشان کرام سے بہت محبت رکھتے ہیں۔

خلفائے کرام نے تو درویشان کرام کے لئے جو دعائیں کی ہیں اس تڑپ اور درد کا الفاظ میں بیان کرنا بہت مشکل ہے۔ علاوہ ازیں اس کی ایک جھلک دعائیہ اشعار سے بھی معلوم ہوجاتی ہے۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہؓ نے بھی دل کو چھو لینے والے اشعار اہالیان قادیان کے لئے لکھے ہیں جو ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان واخلاص کا موجب ہیں۔

محترم والد صاحب نے خاندان کے افراد کے ساتھ رہ کر یہ محبت دیکھی اور پائی ہے۔ حضرت میاں ظفر احمد صاحب نے قادیان سے جاتے وقت حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کو خاص والد صاحب کا خیال رکھنے کی سفارش کی اور تحفۃً ایک بھینس بھی دی جس کا دودھ محترم والد صاحب اپنے کچھ درویش بھائیوں کے ساتھ ملکر استعمال کرتے رہے۔ اس کے علاوہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ ناظر خدمت درویشان بھی قادیان اور درویشان کرام سے دلی محبت رکھتے تھے اور حضور انور نے جو ذمہ داری درویشان کرام کو دی آپ نے اس کا حق ادا کر دیا اور درویشان کرام کو ان کی وفات جو ۲؍ستمبر ۱۹۶۳ء کو ہوئی۔ آپ نے درویشان کرام سے سچی ہمدردی دلداری اور دلی محبت کا ثبوت دیا اور درویشان کرام کے متعلق پل پل کی خبر اپنے اور ہم سب کے روحانی آقا کے سامنے پیش کرتے رہے اور حضور انور نے خاص درویشان کرام اور قادیان کے لئے دعائیں کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی روح کو خوش رکھے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین

نکاح وشادی

مورخہ ۱۶؍مئی ۱۹۵۲ء کو محترم والد صاحب کا نکاح محترم حکیم مولوی واجد حسین صاحب مونگھیری کی بڑی بیٹی یعنی ہماری والدہ صاحبہ محترمہ عظیم النساء صاحبہ کے ساتھ ہوا۔ نکاح کا اعلان حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں کیا۔ محترم والد صاحب شادی کے لئے لمبا سفر اختیار کر کے مونگھیر گئے۔ امرتسر سے مونگھیر تک لمبے سفر میں کھانے پینے کی اشیاء کا صحیح انتظام نہیں تھا۔ جس کی وجہ سے والد صاحب کو شدید بھوک لگتی رہی۔ اللہ تعالیٰ نے کشف میں والد صاحب کو بہترین کھانا کھلا دیا۔ اس کا ذائقہ مونگھیر تک رہا۔ جب مونگھیر پہنچے تو ویسا ہی کھانا اور ذائقہ تھا جو کشفی حالت میں کھانا کھایا تھا اور سیر ہوئے تھے۔

دوبارہ فالج کا حملہ

۱۱؍دسمبر ۱۹۷۳ء کو والد صاحب ایک معمولی سی اونچائی سے نیچے گر پڑے۔ بتدریج فالج کے دوسرے حملے نے اثر کرنا شروع کر دیا۔ آہستہ آہستہ صحت گرتی گئی۔ ۶؍جولائی ۱۹۷۷ء کو فالج کا حملہ شدید ہوا۔ بہت کمزوری واقع ہوگئی۔ دسمبر ۱۹۷۹ء کو بہت نقاہت ہوگئی کئی بار Coma کی حالت بھی آئی پھر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ اپنی بیماری کی حالت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کی غرض سے میرے ساتھ پاکستان گئے۔ لیکن لاہور کا ویزا تھا۔ ربوہ کا ویزا بہت کوشش کے باوجود نہیں ملا۔ بعض دوستوں نے کہا کہ اسی طرح ایک دن ملاقات کے لئے چلے جائیں۔ مگر والد صاحب نے بالکل پسند نہیں کیا۔ حضور سے ملنے کی تڑپ بہت تھی۔ خواب میں دیکھا کہ حضرت مصلح الموعودؓ آئے ہیں اور خود ہی اپنے ساتھ قادیان دارالامان کی مسجد مبارک میں لیکر گئے ہیں اور فرمایا کہ آپ یہاں رہیں۔

مالی قربانی کا جذبہ

آپ نے جہاں دین کو دنیا پر مقدم رکھا۔ دینی خدمت اور خدمت خلق کے کام کئے۔ اس کے ساتھ ساتھ مالی قربانی خود بھی کرتے اور ہمیں بھی اس کی تلقین کرتے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ بچپن میں محترمہ والدہ صاحبہ کا کچھ چندہ بقایا نکلا۔ گھریلو گذارے کی حالت بھی درست نہیں تھی۔ محترمہ والدہ صاحبہ نے اپنے خاوند سے اپنا زیور فروخت کر کے چندہ ادا کرنے کی اجازت چاہی آپ نے فوراً ادیدی جس پر والدہ نے ساری رقم چندہ میں ادا کر دی۔

آپ نے مورخہ ۳؍جنوری ۱۹۴۳ء کو وصیت کی تھی بمطابق ریزولیوشن نمبر 235/21-4-1943 صدر انجمن احمدیہ اور ۱/۸ حصہ کی شرح سے حصہ آمد ادا کرتے رہے۔ لازمی چندہ جات کی ادائیگی کے علاوہ دیگر چندہ جات اور تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔

چندہ تحریک جدید کے دور اوّل کے پہلے دس سال کا چندہ بہ تمام وکمال ادا کرنے پر حضرت مصلح الموعودؓ نے اپنے ہاتھ سے درج ذیل چٹھی لکھ کر والد صاحب کے لئے جو دعائیں کی ہیں پیش ہے۔

اعوذ بالله من الشيطن
الرجیم بسم الله الرحمٰن الرحیم
نحمده نصلی علیٰ رسوله الکریم
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هوالناصر

(قادیان ۲۲ نبوت ۱۳۲۳ ہش)

حُبّی فی الله

میاں بہادر خان صاحب ساکن ادرحمہ ضلع سرگودھا

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ نے تحریک جدید کے دورِ اوّل کے پہلے دس سال کا چندہ بہ تمام وکمال ادا کر دیا ہے جس کی تفصیل دفتر کے ریکارڈ کے رو سے مندرجہ ذیل ہے:

سال اوّل: ۵-۰-۰	سال دوم: ۵-۱-۰
سال سوم: ۵-۲-۰	سال چہارم: ۵-۳-۰
سال پنجم: ۵-۴-۰	سال ششم: ۵-۵-۰
سال ہفتم: ۵-۶-۰	سال ہشتم: ۵-۷-۰
سال نہم: ۶-۰-۰	سال دہم: ۸-۰-۰

اس پر میں آپ کو مبارکباد دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ آپ کو جزائے خیر دے اور آپ نے تبلیغ اسلام کی مستقل بنیاد رکھنے میں جو قربانی کی ہے اللہ تعالیٰ اسے قبول فرمائے اور اسلام اور احمدیت کے لئے جن اہم قربانیوں کی آئندہ ضرورت پیش آئے اللہ تعالیٰ انمیں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی آپ کو توفیق بخشے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہمیشہ آپ کے اور آپ کی نسل کے ساتھ رہے۔ آمین

والسلام

خاکسار

مرزا محمود احمد

خلیفۃ المسیح الثانی

بیماری کے آخری ایام اور وفات

آخر میں شدید بخار ہوا۔ بخار کی کیفیت تقریباً ایک ماہ رہی۔ کبھی بخار بڑھ جاتا اور کبھی کم ہو جاتا۔ بہت سے ڈاکٹروں کو دکھلایا گیا۔

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ ہماری والدہ صاحبہ شادی کے بعد ایک دو مرتبہ مونگھیر اپنے وطن گئی تھیں اور اپنی والدہ مکرمہ خدیجۃ الکبریٰ صاحبہ سے ملاقات کی اس کے بعد تقریباً ۲۵ سال سے اپنی والدہ صاحبہ سے ملاقات نہیں کی تھی۔

اولاد کی تفصیل اور دعا کی درخواست

خاکسار اپنے والدین کا گھر میں سب سے بڑا بچہ ہے۔ گو میری پیدائش سے قبل میرے دو جڑواں بھائی پیدا ہو کر وفات پا گئے تھے۔

میری شادی شاہین اختر صاحبہ بنت محترم گیانی عبد اللطیف صاحب درویش آف آلوپور ضلع کپورتھلہ سے ہوئی اور کارکن سلسلہ کی خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ

۲- صغیرؔ النساء صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی شاہد احمد صاحب کارکن سلسلہ ولد محترم قاضی عبد الحمید صاحب درویش مرحوم۔

۳- مکرمہ نصیرؔ النساء صاحبہ اہلیہ مکرم رفیق احمد خان صاحب معلم سلسلہ قادیان

۴- مکرمہ قمرؔ النساء صاحبہ اہلیہ مکرم اعجاز احمد صاحب آف چک سکندر معلم سلسلہ پاکستان

۵- مکرمہ امۃ الہادی صاحبہ اہلیہ مکرم مسعود احمد صاحب مقصود کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ۔

۶- مکرمہ شہزادی شجاعت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولوی عطاء اللہ نصرت صاحب مبلغ سلسلہ

۷- عزیز مکرم طارق احمد خان صاحب کی شادی مکرمہ شہناز بیگم صاحبہ بنت مکرم سید عبدالحفیظ صاحب مرحوم ساکن خانپور ملکی بہار سے ہوئی اور یہ قادیان میں اپنا دواخانہ چلا رہے ہیں۔

۸- مکرم محمد شجاع الدین خان صاحب ان کی شادی مکرمہ صائمہ

ظفر صاحبہ بنت مکرم حاجی ظفر عالم صاحب مرحوم کانپور سے ہوئی ہے۔ یہ نور ہسپتال قادیان میں Pharmacist کے طور پر خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ الحمدللہ

ہم سب افراد خاندان اپنے والد مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے عاجزانہ دُعا کی درخواست کرتے ہیں، علاوہ ازیں محترمہ والدہ صاحبہ ضعیف العمر اور بہت سے عوارض میں مبتلا ہیں ان کی صحت وتندرستی درازئ عمر کے لئے بھی خصوصی دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

☆☆☆

تقریب تقسیم اسناد و گولڈ میڈلز۔ غیر پاکستانی نومبائعات کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات۔ جرمن، ترک، ہنگیرین، افریقن اور بلقان نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات۔ دستی بیعت، مئی مارکیٹ منہائم سے بیت السبوح فرانکفورٹ واپسی۔

(سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جرمنی میں مصروفیات کی مختصر رپورٹ)

(مبارک احمد ظفر۔ ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

16/اگست 2009ء بروز اتوار:

آج جلسہ سالانہ جرمنی کا آخری اور حضور انور کے سفر کا ساتواں دن تھا۔حضور انور نے 5بجکر 15منٹ پر مردانہ جلسہ گاہ کے ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی پہلی رکعت میں سورۃ کہف کی آیت 103 تا 107 اور دوسری رکعت میں آیت 108 تا 111 کی تلاوت فرمائی۔

حضور انور چار بجکر 10 پر مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور نماز ظہر وعصر پڑھائیں۔ اسکے بعد حضور انور کرسی صدارت پر رونق افروز ہوئے تو ہال پر جوش نعروں سے گونج اٹھا۔حضور انور نے مکرم امیر صاحب جرمنی کو معزز مہمانوں کا تعارف کروانے کا ارشاد فرمایا۔ چنانچہ مکرم امیر صاحب جرمنی نے مسٹر Thorsten Schaefer Guembel جو سوشل ڈیموکریٹک پارٹی صوبہ Hessen کے صدر اور آئندہ الیکشن میں وزیر اعلےٰ کے امیدوار ہیں اور ان کا شمار پارٹی کی ایگزیکٹو باڈی میں دوسرے نمبر پر ہوتا ہے کے علاوہ مسٹر Gustav Luenenborg جو جرمن آرمی کے ریٹائرڈ کرنل ہیں کا تعارف کرواتے ہوئے انہیں مختصر خطاب کرنے کی دعوت دی۔ان مہمانوں نے اپنے خطاب میں جماعت کی تعلیم اور جرمنی میں خدمات کو سراہا۔ان کے خطاب سے قبل مکرم فضل احمد صاحب نے وفاقی وزیر برائے محنت و وفاقی امور کا حاضرین جلسہ کے نام پیغام پڑھ کر سنایا۔

اختتامی اجلاس

جرمن مہمانوں کے مختصر خطاب کے بعد جلسہ کے اختتامی اجلاس کی کارروائی کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم لئیق احمد عاطف صاحب مبلغ سلسلہ مالٹا نے کی جس کا اردو ترجمہ مکرم محمود احمد خان صاحب نے پیش کیا۔اس کے بعد مکرم کمال احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ جرمنی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کلام ''وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات'' خوش الحانی سے پیش کیا۔

تقریب تقسیمِ اسناد و گولڈ میڈلز

تلاوت اور نظم کے بعد حضور انور نے تقریب تقسیم اسناد شروع کرنے کا ارشاد فرمایا۔مکرم وسیم غفار صاحب نیشنل سیکریٹری تعلیم جرمنی نے دوران سال نمایاں تعلیمی کامیابیاں حاصل کرنے والے طلبا کا اعلان کیا جنہیں حضور انور نے اپنے دست مبارک سے اسناد اور گولڈ میڈلز عطا فرمائے۔جن طلبا کو یہ اعزاز حاصل ہوا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

مکرم مبشر احمد بشیر صاحب (پی ایچ ڈی کیمسٹری)، مکرم عمر حمید صاحب (ڈاکٹر آف میڈیسن)، مکرم مرزا نعمان احمد صاحب (ماسٹرز آف سائنس۔ٹرانسیشن سٹڈیز)، مکرم عمران وحید صاحب (ماسٹرز آف سائنس سسٹم انجینیئر نگ)، مکرم مرزا طیب محمود صاحب (ماسٹرز آف انجینیئر نگ)، مکرم نادر الطاف صاحب (ماسٹرز آف بزنس ایڈمنسٹریشن)، مکرم منور احمد صاحب (ڈاکٹر آف میڈیسن)، مکرم نعمان مبارک صاحب (ماسٹرز آف کیمسٹری)، مکرم احسن رزاق صاحب (ماسٹرز آف سول انجینیئر نگ)، مکرم عثمان محمود صاحب (ماسٹرز آف سسٹم انجینیئر نگ)، مکرم عمران عظمت چوہدری صاحب (ماسٹرز آف بزنس ایڈمنسٹریشن)، مکرم وقاص محمود صاحب (ماسٹرز آف بزنس ایڈمنسٹریشن)، مکرم ماذن اوکلاہ صاحب (گریجویٹ ٹرانسلیٹر)، مکرم محمد سکندر Peci صاحب (ماسٹرز آف سائکالوجی)، مکرم مصطفےٰ Ljaic صاحب (ماسٹرز آف آرکیٹیکچر)، مکرم مبشر اللہ صاحب (بیچلر آف سائنس)، مکرم حسنات احمد صاحب (بیچلر آف سائنس)، مکرم سلمان طیب صاحب (بیچلر آف سائنس)، مکرم محمد احسن حاشر صاحب، مکرم مرزا احتشام احمد صاحب (B.Sc)، مکرم وقار احمد زاہد صاحب (سول انجینیئر نگ)، مکرم لقمان علی صادق صاحب (A لیول)، مکرم ناصر احمد جاوید صاحب (A لیول)، مکرم صادق احمد بٹ صاحب (A لیول)، مکرم شہزاد خان صاحب (A لیول)، مکرم سلیمان احمد صاحب (O لیول)، مکرم سمیع اللہ صاحب (O لیول)۔

حضور انور کے پُرمعارف اختتامی خطاب کا خلاصہ

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری خطاب میں مَیں نے انبیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تبلیغ کرنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کی طرف توجہ دلائی تھی جس پر دنیا کے مختلف ملکوں سے خطوط اور فیکسز ملی ہیں کہ اس طرف توجہ ہوئی ہے۔ یہ جماعت کی پہچان ہے کہ جب کوئی بات انہیں بتائی جاتی ہے تو اس کا فوری اثر بھی ہوتا ہے۔لوگوں کے اندر وہ احساس جاگا ہے جسے ہمیشہ جگائے رکھنے کی ضرورت ہے۔جب یہ احساس جاگا رہے گا اور اس میں تسلسل آئے گا تو دشمن بھی جماعت کو دبانے کے لئے جتن کریں گے۔ یہی انبیا کی جماعتوں سے ہوتا آیا ہے۔پس ہمیشہ یاد رکھیں کہ جماعت کی مخالفت سچائی کی نشانی ہے۔حضور انور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں صحابہ کے ساتھ ہونے والے ظلموں کا تفصیلاً ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ دردناک واقعات کا ایسا سلسلہ ہے جس کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں اور جذبات سے مغلوب کر دیتا ہے کہ انہوں نے خدا اور خدا کے رسول کے نام پر دہکتے ہوئے کوئلے اپنے جسم کی چربی سے ٹھنڈے کر دئے۔اپنے جسموں کو چروایا لیکن خدا اور اس کے رسول کی محبت کو اپنے سینوں سے نکالنا گوارا نہ کیا۔

پھر حضور انور نے حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحبؓ اور حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحبؓ کی شہادتوں کے واقعات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے آج بھی جان کے نذرانے دئے جارہے ہیں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام دنیا کے کناروں تک پہنچ جائے۔اس کے برعکس دوسرے بھی کہتے ہیں کہ ہم نے بھی جان کی قربانیاں پیش کی ہیں۔ہم بھی جنگ کی حالت میں ہیں۔حالانکہ ان کی یہ قربانیاں اس تعلیم کے خلاف ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائی تھیں مسلمان مسلمان کو ہی ظالمانہ طریق سے قتل کرتے چلے جارہے ہیں۔قتل وغارت اور ظلم کی انتہا کی ہوئی ہے۔اس پر مزید یہ کہ یہ سب کچھ اسلام اور مذہب کے نام پر ہورہا ہے۔فرمایا کہ مسیح کی آمد سے کوئی خونی انقلاب نہیں آئے گا بلکہ جنگوں کا خاتمہ ہونا ہے۔پس آج جماعت احمدیہ کی ہی قربانیاں ہیں جو دین کی خاطر ہیں انسانیت کا سر فخر سے بلند کرنے کیلئے ہیں اور جماعت کی ان قربانیوں میں ایک بھی ایسی مثال نہیں کہ کسی احمدی نے ظلم کا ساتھ دینے کیلئے خون بہایا ہو۔

حضور انور نے پاکستان میں احمدیوں کی بڑھتی ہوئی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں لاقانونیت کا دورہ ہے اور احمدی پہلے کی طرح اس کی لپیٹ میں ہے ہی لیکن جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ فیصلہ تو خدا کے ہاتھ ہے۔پس اے عقل کے اندھو! اے مولویو! اور اے احمدیت کے مخالفو! کچھ تو سوچو کہ کیا ہورہا ہے تمہارے ساتھ۔ جہاں تک احمدیوں کا تعلق ہے کلمہ لَاۤ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہ احمدی کی پہچان ہے ہماری دیواروں اور بورڈوں سے تو یہ کلمہ مٹایا جاسکتا ہے لیکن ہمارے دلوں سے کبھی نہیں مٹایا جاسکتا۔فرمایا آج کل بھی پاکستان میں اس حوالے سے احمدیوں پر بہت سختیاں ہو رہی ہیں ۔دیواروں سے بھی جو کلمہ لکھا ہوا ہے وہ کھرچا جارہا ہے۔اگر سیمنٹ سے لکھا ہوا ہے تو ہتھوڑوں سے توڑا جارہا ہے۔فیصل آباد کے قریب ایک گاؤں لاٹھیاں والے میں یہ سب کچھ کیا گیا ہے۔ پولیس اور ایلیٹ فورس کے دو تین سو مجاہدین نے یہ سب کارنامہ سرانجام دیا ہے جن کی پیٹھوں پر لکھا ہوا تھا کہ ہم کسی سے خوف نہیں کھاتے۔فرمایا کہ وہ دنیا میں کسی سے خوف نہیں کھاتے ہوں گے لیکن وہ خدا تعالیٰ جب انتقام لیتا ہے اپنے پیاروں کو تنگ کرنے والوں سے تو پھر دنیا اور آخرت میں تباہ و برباد کر دیتا ہے ایسے لوگوں کو ان قانون کے پاسبانوں کو تو ہم اس لئے نہیں روکتے قانون کے نام پر ظلم کرنے سے کہ حکومتی اداروں سے ٹکرا کر ملک میں بدامنی پھیلانا ہماری تعلیم نہیں ہے لیکن ان نام نہاد دین کے ٹھیکیداروں سے احمدی نہ پہلے کبھی ڈرا ہے اور نہ آئندہ کبھی خوفزدہ ہوسکتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیت کی مخالفت کا یہ سلسلہ دنیا کے بعض دوسرے ملکوں میں بھی جاری ہے لیکن اس سے احمدیوں کو ان کے ایمان سے ہٹایا جاسکتا ہے اور نہ ہی اس سلسلے کو دنیا کے کناروں تک پھیلنے سے روکا جاسکتا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کو اس کے لئے تیار کیا تھا۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہوسکتے۔نہ زلزلوں، نہ سب وشتم اور نہ ابتلاؤں سے۔ہم ہرگز خدا سے جدا نہیں ہوسکتے۔خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ خدا ہمارے ساتھ ہے اگر تم صدق اور ایمان پر قائم رہو گے تو فرشتے تم پر سکینت نازل کریں گے۔پس ہر احمدی جانتا ہے کہ خدا کی خاطر قربانیاں دینی پڑتی ہیں مگر الٰہی جماعتیں پیغام پہنچانے سے پیچھے نہیں ہٹتیں۔اس لئے پاک تبدیلیاں پیدا کرتے ہوئے اور عہد بیعت کو نبھاتے ہوئے یہ کام کرتے چلے جانا ہے۔

حضور انور نے قرآن کریم کی ایک آیت کے حوالے سے فرمایا کہ ایک ایسی جماعت ہونی ضروری ہے جو اپنی زندگیاں وقف کرے، نیکی کی تلقین کی جائے، بدی سے روکا جائے اور مومنوں کا ایک گروہ اس کام کیلئے نکل کھڑا ہو کہ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے تا وہ ہلاکت سے بچیں۔یہ ہر احمدی کی ذمے داری ہے کہ وہ خیر جس سے اسے حصہ ملا ہے اس خیر کو آگے پہنچائے۔حکمت سے کام کرنا مومنانہ فراست کا خاصہ ہے اور موعظہ حسنہ تو آگ کو بھی ٹھنڈا کر سکتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ عملاً ہم میں سے ہر کوئی یہ کام نہیں کرسکتا اس لئے جماعت میں وقف کا نظام ہے کہ ایک گروہ دین کا علم سیکھے اور آگے سکھانے کے عہد کرے۔اس عہد کو پورا کرنے کیلئے جان تو جائے مگر عہد پر آنچ نہ آئے۔اس لئے مربیان کا کام ہے کہ خدا نے ان کو جو علم عطا کیا ہے۔جماعت نے خرچ اور محنت سے ان کو اس قابل بنایا ہے کہ وہ صف اوّل میں ہو کر یہ کام کریں۔

اپنوں کی تربیت کا بہت بڑا کام ہے۔فوج در فوج لوگوں کے آنے سے یہ کام اور بھی بڑھ گیا ہے۔اس لئے مربیان اور دنیا کے مختلف ممالک میں جامعہ کے طلباء کا اولین فرض ہے کہ اپنے جائزے لیں اور عہد کریں کہ دنیا کی کسی خواہش کو اس کام میں روک نہیں بننے دینا۔ان کے سامنے پرانے واقفین کے بہترین نمونے موجود ہیں۔آج بھی دنیا ان کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ہر احمدی کیلئے ان کے نمونے مشعل راہ ہیں۔پس کسی مربی کی طرف اعتراض کی انگلی نہ اُٹھے بعض کو اعتراض کی عادت ہوتی ہے مگر واقفین کا نمونہ ایسا ہو کہ ہر معترض کا اعتراض طمانچہ بن کر اس کے اپنے منہ پر پڑے۔پس نیکی کی طرف دعوت کریں اور بدی اور منکر سے روکیں۔ ہر صاحب علم جو دوسروں کو وعظ کرتا ہے مگر اپنی کمزوریوں کو نہیں دیکھتا اس کو بہت فکر کرنی چاہئے۔معروف کا حکم اور برائی سے روکنا تبھی فائدہ مند ہوسکتا ہے جب اس پر عمل ہو۔پس وسعت حوصلہ پیدا کریں، دعاؤں عبادات اور نوافل پر بہت زور دیں۔ کیونکہ اپنے زور بازو سے نہ کسی کو نیکی کی طرف مائل کیا جاسکتا ہے اور نہ برائی سے روکا جاسکتا ہے۔اگر یہ باتیں ہونگی تو بہترین مربی اور واعظ ہونگے ورنہ لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْن کے نیچے آئیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ واضح کردوں کہ یہ نصیحت واقفین زندگی کیلئے خصوصاً ہے۔مگر ہر احمدی کو ایسے نمونے قائم کرنے ہوں گے۔ ہر فرد جماعت کا سفیر ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کرنے کی تلقین بھی فرمائی ہے۔دین کا علم صرف طوطے کی طرح یاد نہ ہو بلکہ فکر کی عادت ہو۔ ہر طالب علم اور مربی کو غور و فکر کی عادت ہونی چاہئے۔مطالعہ اور غور پر زور دینے کی بہت ضرورت ہے۔تا کہ دعوت الی اللہ کا ذریعہ بن سکیں۔خدا سے تعلق قائم کریں۔ دنیا کی

جاہ حشم کی پرواہ نہ کریں۔ خاص کوشش اور دعا کیساتھ معرفت الٰہی کے راستے تلاش کرنے چاہئیں۔

حضور انور نے شہد کی مکھی کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر مکھی میدان عمل میں نظر آتی ہے اور کام کرتے ہوئے مرتی ہے۔ انڈے دینے کی خواہش ہو بھی تو نہیں دیتی کہ یہ ملکہ کا حق ہے۔ فرمایا یہ اطاعت کا نمونہ ہے جو انسان اشرف المخلوقات کو درس دیتا ہے کہ روحانی نظام میں انبیاء اور خلفاء کے تابع رہنا چاہئے۔ نکتہ رس طبیعت ہو، ذوق اچھا ہو مگر پھر بھی اشاعت اُسی نکتہ اور تفسیر کی ہوگی جو خلیفہ وقت کے ماتحت اور تابع ہو۔ اگر خلیفہ وقت کو شرح صدر نہیں تو اس نکتہ کی کوئی وقعت نہیں۔ امام ڈھال ہے اسلئے تَفَقُّہ فِی الدِّیْن کا کام بھی امام کے پیچھے رہ کر کرنا ہوگا۔

غزوہ اُحد میں حضرت طلحہ کے مثالی طرز عمل اور عظیم قربانی کے حوالے سے حضور انور نے فرمایا کہ آج ہر احمدی اہم ہے۔ جس نے بیعت کر لی وہ عام نہیں اہم ہے۔ آج آپ کے ہاتھ کے پیچھے احمدیت کا چہرہ ہے۔ ہر وقت چوکس رہنا ہے۔ خلافت کی حفاظت کیلئے جان، مال وقت اور عزت کی قربانی کا جو عہد کیا ہے اسے پورا کرنا ہے۔ یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہر احمدی اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والا اور اپنے اعمال کا محافظ ہوگا۔

حضور انور نے فرمایا کہ شہد کی مکھی ایک چمچ شہد کیلئے کئی میل کا سفر طے کرتی ہے۔ ہم جو اشرف المخلوقات اور اپنے آپ کو عہد بیعت میں شامل سمجھتے ہیں، ہمیں کس قدر محنت کے ساتھ اس پیغام کو لوگوں تک پہنچانا فرض ہے تا کہ انہیں روحانی شفا حاصل ہو۔ حضور انور نے حضرت یونس کی قوم کے توبہ کے واقعہ کو بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ توبہ واستغفار فائدہ دیتا ہے اور یہی اصول ہے جو عذاب سے بچا سکتا ہے۔ قرآن کریم نے پچھلے واقعات کو سبق بنا کر پیش کیا تا کہ توبہ واستغفار کی طرف توجہ ہو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کے دلائل سے پُر لٹریچر چھوڑا ہے جو مخالفین کیلئے دو دھاری تلوار ہے۔ یہ کتب لکھ کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو وہ ہتھیار دیا ہے جو قیامت تک کُند ہونے والا نہیں۔ آپؑ کو خدا نے براہین و دلائل عطا فرمائے اور آپ اسلام کے دفاع کیلئے مرد میدان کی طرح کھڑے رہے، آپ نے نہ ختم ہونے والے دلائل دئے۔ خدا سے علم پا کر قرآن کے بے کنار سمندر کی سیر کروائی۔ پس ہمارا کام ہے کہ دنیا کو دائمی زندگی دینے کیلئے اس روحانی سمندر کی سیر کرائیں جو دائمی زندگی اور فرحت دینے والا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جرمنی میں دعوت الی اللہ کیلئے خاص پروگرام بنائیں۔ جرمنی کے غیر از جماعت دوست نے مجھے ملاقات میں بتایا ہے کہ جرمن اس تعلیم کی طرف توجہ کر رہے ہیں۔ اس لئے اس رجحان سے فائدہ اٹھائیں اور ان تک احمدیت کا پیغام پہنچائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایک روحانی موسیقی کی طرف توجہ دلائی تھی جو 1500 سو سال پہلے بجائی گئی تھی جس نے عرب و عجم کو خدا کے در پر لا ڈالا تھا۔ 120 برس قبل اسی موسیقی نے جھوٹے خداؤں کی قلعی کھول دی تھی۔ پچاس ساٹھ سال قبل حضرت مصلح موعودؓ نے آسمانی بادشاہت کے نظارے دیکھنے کے لئے اس موسیقی کو زور سے پھونکنے کا کہا تھا۔ اے حصن حصین کی پناہ میں آنے والو! اس نوبت خانے کی موسیقی کو اس زور سے بجانے کی ضرورت ہے کہ ساری دنیا کو اس کی آواز پہنچ جائے۔ ہر احمدی اس سال اس نعرہ کو مشرق و مغرب شمال و جنوب میں ایک خاص شان کے ساتھ لگائے کہ خلافت کی نئی صدی کی ابتدا دنیا میں انقلاب کا سنگ میل بن جائے۔ ایشیا، افریقہ اور جزائر میں ہر جگہ اس نعرہ اور اس موسیقی کی دھنیں سنی جانے لگیں۔ اُٹھو اور اپنی تمام تر صلاحیتیں اس میں صرف کر دو۔

آخر پر حضور انور نے اسیران راہ مولیٰ میں قربان ہونے والوں اور ان کی اولادوں، مخالفت کے متاثرین، واقفین نو، واقفینِ زندگی، بیماروں، ضرورتمندوں، ایمان کی مضبوطی، خلافت سے تعلق پیدا کرنے اور دعوت الی اللہ کرنے کیلئے دعاؤں کی تحریک کے ساتھ پُر سوز دعا کروائی۔

دعا ختم ہوتے ہی تمام حاضرین جلسہ کھڑے ہو گئے اور پُر جوش فلک شگاف نعروں سے حضور انور سے اپنی وفا اور عقیدت کا خوب دل کھولکر اظہار کیا۔ اسکے بعد عربی، جرمن اور اردو زبان میں گروپس نے مسحور کُن نظموں اور ترانوں سے ایک روح پرور سماں باندھ دیا۔ حضور انور اس منظر سے محظوظ ہونے کے بعد مستورات کی جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ جب حضور انور پنڈال میں پہنچے تو احمدی خواتین نے اپنے جذبات کا والہانہ اظہار کرتے ہوئے پر جوش نعرے لگائے۔ بچیوں نے دلکش نظمیں، ترانے اور نغمے گا کر اپنے محبوب آقا سے اپنی دلی محبت کا اظہار کیا۔ حضور انور کچھ دیر وہاں رونق افروز رہنے کے بعد اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

غیر پاکستانی نومبائعات کی حضور انور سے اجتماعی ملاقات

حضور انور شام 7 بجکر 40 منٹ پر پروگرام کے مطابق غیر پاکستانی نومبائع خواتین سے ملاقات کیلئے مستورات کی مارکی میں تشریف لائے۔ حضور انور نے دریافت فرمایا کہ آپ میں سے کس کس نے اس سال احمدیت میں شمولیت اختیار کی ہے؟ جن خواتین نے ہاتھ کھڑے کئے ان میں سے ایک مصری نژاد اور ایک جرمن تھیں۔ حضور نے دریافت فرمایا کہ وہ کیوں احمدی ہوئی ہیں اور احمدیت میں شامل ہو کر انہیں کیا ملا ہے؟ اس پر انہوں نے بتایا کہ انہیں اسلام میں سچائی اور حقیقت نظر آئی ہے۔ ان کے ذہنوں میں جو سوال تھے ان کے تسلی بخش جواب مل جانے پر انہوں نے احمدیت کو قبول کیا ہے۔ احمدیت میں شامل ہو کر ان کے دل کو اطمینان اور ذہنی سکون ملا ہے۔

ایک نوجوان خاتون جو بیعت کرنے کے قریب ہیں انہیں حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ اگر وہ اپنے والدین کے ساتھ رہتی ہیں تو بہتر ہے کہ وہ پہلے اپنے والدین کو اپنے اس اقدام کے بارے میں اعتماد میں لیں پھر بیعت کریں۔ ورنہ ان کے لئے مشکل ہو سکتی ہے۔ حضور انور نے ان نومبائعات کو از راہ شفقت سوال پوچھنے کا موقعہ بھی عطا فرمایا۔ ایک جرمن خاتون نے سوال کیا کہ وہ وصیت کرنا چاہتی ہیں مگر چونکہ وہ فاسٹ فوڈ ریسٹورنٹ میں کام کرتی ہیں اس لئے ان کو کہا گیا ہے کہ وہ وصیت نہیں کر سکتیں۔ گو وہ کام تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہیں مگر فوری طور پر ایسا کیا جانا ممکن نہیں ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر وہ شراب اور سور کے گوشت کے کام میں براہ راست ملوث نہیں ہوتیں تو وہ اس زمرے میں نہیں آتیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ خاص طور پر شراب کے بارے میں حدیث میں واضح طور پر بیان ہوا ہے کہ ہر ایسا شخص جو شراب کے کام میں کسی طرح ملوث ہے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔ اس خاتون نے کہا کہ وہ مرغی کے گوشت کے برگر بناتی ہیں اور شراب کے کام میں ملوث نہیں ہیں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا کہ آپ وصیت کی درخواست دے سکتی ہیں تو وہ براہ راست مجھے لکھیں۔ ایک اور خاتون نے سوال پوچھا کہ Burger King میں کام کرنے والوں سے چندہ نہیں لیا جاتا۔ حضور انور نے اس کا تفصیلاً جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ مجبوری میں کسی کے مخصوص حالات کی وجہ سے اس طرح سے ہونے والی آمد اس فرد کیلئے تو حلال ہو سکتی ہے مگر جماعت کیلئے نہیں کیونکہ جماعت کو کوئی مجبوری نہیں ہے۔ آخر پر حضور انور نے چھوٹے بچوں اور طالبات میں چاکلیٹ تقسیم فرمائے۔

جرمن، ترک، ہنگیرین، افریقن اور بلقان نومبائعین کی حضور انور سے ملاقات اور دستی بیعت

حضور انور شام 8 بجکر 30 منٹ پر نومبائعین کی مارکی میں تشریف لائے تو سب کھڑے ہو کر حضور انور کا پُر تپاک استقبال کیا۔ حضور نے مختصر گفتگو کے بعد فرمایا کہ اگر کسی کا کوئی سوال ہو تو بتائیں۔ اس پر ایک ترک نومبائع نوجوان کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ میری یہ انگوٹھی اپنی انگشت مبارک میں پہن کر متبرک فرما دیں۔ چنانچہ حضور انور نے ان کی درخواست منظور کرتے ہوئے ان سے انکی انگوٹھی لے کر اپنی انگلی میں پہنی اور دعا کے بعد ان کو واپس دیدی۔ اس کے بعد حضور انور نے ایک جرمن احمدی سے دریافت فرمایا کہ برلن مسجد سے متعلق آپ کی شکایت دور ہو گئی ہے؟۔ جس پر انہوں نے اثبات میں جواب دیا۔ اس کے بعد حضور انور نے ایک ہنگیرین امام سے ہنگری کے احمدیوں کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ آخر پر حضور نے پوچھا کہ کس نے اب تک میرے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ اس پر جرمنی کے شہر ہومبرگ زار سے تعلق رکھنے والے جرمن مکرم Christoph Schmitt نے کہا کہ مَیں نے کل ہی احمدیت میں داخل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس پر حضور انور نے ان کی دستی بیعت لی۔ ان کے ساتھ ایک ہنگیرین نے بھی بیعت کا شرف حاصل کیا۔ ترجمانی کے فرائض مکرم امیر صاحب جرمنی نے ادا کئے۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور سب کو شرف مصافحہ بخشا۔ حضور انور کی واپسی پر عرب نومبائعین نے پر جوش نعرے لگا کر حضور انور کو الوداع کیا۔ جس کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مئی مارکیٹ منہائم سے بیت السبوح فرانکفورٹ کیلئے روانگی

جب حضور اپنی رہائش گاہ پر پہنچے تو فرانکفورٹ روانگی کے لئے گاڑیاں پہلے سے تیار تھیں۔ حضور انور نے مکرم بشیر احمد صاحب سے دریافت فرمایا کہ کیا سارا سامان رکھ لیا ہے؟ حضور انور نے اس بارہ میں تسلی کر لینے کے بعد دعا کروائی اور حضور انور کا قافلہ بیت السبوح فرانکفورٹ جانے کیلئے روانہ ہوا۔ راستے میں اطلاع ملی کہ فرانکفورٹ اور اس کے گرد و نواح میں تیز آندھی اور بارش ہو رہی ہے جس کی وجہ سے ٹریفک میں رکاوٹ کا احتمال ہے۔ الحمد للہ کہ فرانکفورٹ پہنچنے سے پہلے ہی آندھی اور طوفان ختم ہو چکا تھا اور قافلہ اللہ کے فضل سے بغیر کسی رکاوٹ کے بیت السبوح پہنچا۔ حضور انور تھوڑی دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے اور 10 بجکر 25 منٹ پر مسجد بیت السبوح میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء پڑھائیں۔ نماز مغرب کی پہلی رکعت میں سورۃ الفلق اور دوسری رکعت میں سورۃ الناس جبکہ نماز عشاء کی پہلی رکعت میں اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہ اور دوسری رکعت میں وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلاً مِّمَّنْ دَعَا اِلَی اللّٰہِ وَعَمِلَ صَالِحًا کی تلاوت فرمائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

بسم اللہ الرحمن الرحیم
وَسِّعْ مَکَانَکَ (الہام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام)
BUILD YOUR OWN HOUSE IN QADIAN DARUL AMAN
M/S ALLADIN BUILDERS
Please contact us for good quality construction works in Qadian Darul Aman
Contact : Khalid Ahmad Alladin
#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA
Phones: +91 9872370449 , +91 98780226396
Emal: khalid@alladinbuilders.com
Please visit us at : www.alladinbuilders.com

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
تمام احباب جماعت کو صد سالہ خلافت جوبلی مبارک!
الفضل جیولرز
پتہ : صرافہ بازار سیالکوٹ پاکستان
طالب دُعا: عبدالستار 0092-321-8613255 ☆ عمیر ستار 0092-321-6179077

سرکل موگا وامرتسر کا مشترکہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

مورخہ ۱۶ اگست ۲۰۰۹ء کو سرکل امرتسر و سرکل موگا کا مشترکہ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ دفتر مجلس انصار اللہ بھارت کے خصوصی تعاون سے بمقام چڑک سرکل موگا میں منعقد کرنے کی توفیق ملی جس میں ہر دو سرکل سے کثیر تعداد میں انصار بزرگوں نے شمولیت کی علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ قادیان دارالامان سے مرکزی نمائندگان کے طور پر محترم مولانا گیانی تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد و نگران برائے تربیت نومبائعین، محترم مولانا صغیر احمد صاحب طاہر نائب ناظر دعوت الی اللہ بھارت۔ محترم دلاور احمد خان صاحب شامل ہوئے ۔ مقامی سرکردہ افراد بھی شامل ہوئے اور جماعت احمدیہ کی طرف سے خصوصًا مسلمانوں اور عموماً بنی نوع انسان کی فلاح و بہبود کے تعلق سے کی جانے والی مساعی کی تعریف کی۔ اجتماع کی خبریں دو اخبارات میں فوٹوز کے ساتھ شائع ہوئیں۔ جس سے ہزاروں افراد تک پیغام حق پہنچا۔ علمی و ورزشی مقابلہ جات میں اول دوئم اور سوئم آنے والوں کو انعام دیئے گئے نیز بعض افراد کو انعام خصوص دیئے گئے۔

اختتامی پروگرام محترم نگران صاحب برائے تربیت نومبائعین کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد خاکسار نے عہد مجلس انصار اللہ دہرایا نظم کے بعد محترم صدر اجلاس نے افراد جماعت کو تربیت کے تعلق سے آنحضرتؐ کے اسوہ حسنہ کی روشنی میں قیمتی نصائح کیں۔ دُعا کے ساتھ پروگرام اپنے اختتام کو پہنچا۔ اللہ تعالیٰ اجتماع کو کامیاب بنانے کے تعلق سے خصوصی تعاون کرنے والوں کو اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

(نذیر احمد مشتاق۔ انچارج مبلغ پنجاب)

اجتماع مجالس انصاراللہ، خدام الاحمدیہ، اطفال الاحمدیہ سرکل جالندھر

سرکل جالندھر کی تینوں مجالس کا ایک روزہ اجتماع مورخہ ۴ر اکتوبر ۲۰۰۹ء کو شہر جالندھر میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز نماز تہجد و درس القرآن سے ہوا۔ افتتاحی تقریب صبح ساڑھے آٹھ بجے مکرم سلیم احمد صاحب مبشر سرکل انچارج امرتسر کی صدارت سے شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد اجتماع کے اغراض کے بارے میں مختصر تقریریں ہوئیں بعدہ صدارتی خطاب و دعا کے بعد تینوں مجالس کے علمی و ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اجتماع میں سرکل جالندھر سے کل ۴۵ انصار نے حصہ لیا۔ امرتسر سرکل کے کچھ دیہات سے بھی انصار نے شامل ہو کر اجتماع کو کامیاب بنانے میں تعاون کیا۔ اس طرح انصار کی کل تعداد ۷۵ تھی اور خدام اور اطفال جو کہ صرف سرکل جالندھر کے تھے ان کی تعداد تقریبًا ایک صد تک تھی۔ تمام مجالس کے علمی مقابلہ جات اچھے طریق پر کروائے گئے۔ ہر پروگرام میں انصار وخدام واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

اختتامی تقریب ٹھیک ۴ بجے محترم تنویر احمد صاحب خادم نائب ناظر اصلاح وارشاد کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ قائد جالندھر کی تلاوت کے بعد مکرم نذیر مشتاق صاحب مبلغ انچارج پنجاب نے عہد دہرایا۔ مکرم منیر احمد صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم سید کلیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب کے بعد پوزیشن لینے والے انصار خدام واطفال کو انعامات دیئے گئے۔ دعا کے بعد اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس موقعہ پر ایک طبی کیمپ بھی لگایا گیا۔

اجتماع میں اخبار پنجاب کیسری گروپ کے انچارج مکرم ونود اگروال صاحب بھی تشریف لائے۔ اجتماع کی کاروائی کی خبر پنجاب کیسری اور دینک بھاسکر نے شائع کیں۔ (غلام عاصم الدین سرکل جالندھر)

امتحان مراسلاتی کورس سمسٹر اوّل

مراسلاتی کورس کے ممبران کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ پہلے سمسٹر کا امتحان ۲۲ر نومبر کو مقرر ہے تیاری کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو قرآن مجید کے علوم سے استفادہ کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

چھٹا سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ مرشد آباد مالدہ

مجلس انصاراللہ مرشد آباد آباد، مالدہ کا چھٹا سالانہ اجتماع ۴ر اکتوبر کو برہم پور میں منعقد ہوا۔ اجتماع کی شروعات نماز تہجد سے ہوئی۔ نماز فجر کے بعد درس ہوا۔ ناشتہ کے بعد پروگرام شروع ہونا تھا کہ موسلہ دھار بارش شروع ہوگئی۔ پرورگرام باہر پنڈال میں ہونا تھا اس لئے حضور انور کی خدمت میں پہلے سے دعا کی درخواست کی گئی تھی۔ چنانچہ خدا تعالیٰ کی تائید ونصرت نے پھر ایک بار جلوہ دکھایا اور تھوڑے عرصہ کے اندر ہی بارش بالکل رک گئی اور آسمان صاف ہوگیا اور ہمارا پروگرام شروع ہوا۔

افتتاحی پروگرام کا آغاز مکرم غلام مصطفیٰ اور زونل امیر کی زیر صدارت قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا۔ جو مکرم عرض الدین صاحب معلم نے کی۔ مکرم ناظم اعلیٰ صاحب بنگال وآسام نے عہد انصاراللہ دہرایا بعدہ بعض نصائح کیں دعا کے بعد علمی مقابلہ جات ہوئے۔ ظہر عصر کی نماز اور کھانے کے بعد بھی مقابلے ہوئے۔ اختتامی پروگرام مکرم روشن علی شیخ صاحب ناظم اعلیٰ بنگال وآسام کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ قرآن پاک کی تلاوت کے بعد مکرم مفیض الرحمٰن صاحب محفوظ مبلغ سلسلہ نے نظم پڑھی۔ صدارتی خطاب ودعا کے بعد نہایت کامیابی وکامرانی کے ساتھ چھٹا سالانہ اجتماع مرشد آباد مالدہ سرکل ۲۰۰۹ء اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رضوان)

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ سرکل بلارپور صوبہ مہاراشٹر

مجلس انصاراللہ سرکل میٹا کا سالانہ اجتماع مورخہ ۲۷ ستمبر ۲۰۰۹ء کو مرکل میٹا میں منعقد ہوا۔ اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد درس ملفوظات ہوا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز ۹ بجے صبح زیر صدارت مکرم ایس ایچ علی صاحب زعیم انصاراللہ سرکل بلارپور ہوا۔ مکرم سید سبول چودھری آف ناگپور کی تلاوت کے بعد مکرم صدر اجلاس نے عہد مجلس انصار اللہ دہرایا مکرم فضل عمر صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم نظام صاحب آف مرکل میٹا خاکسار نے تقریر کی صدارتی خطاب اور دعا کے بعد علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔ دوسرا اجلاس ۳ بجے شروع کیا گیا جس میں تقاریر کا مقابلہ کیا گیا بعد مقابلہ کوئز ہوا۔ اختتامی اجلاس ٹھیک ۴ بجے خاکسار کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت مکرم نظام شاہ صاحب نے کی۔ خاکسار نے عہد مجلس انصار اللہ دہرایا۔ مکرم حمید احمد صاحب آف بلارپور کی نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی کمال حسین صاحب معلم سلسلہ مرکل میٹا۔ مکرم ایس ایچ علی صاحب صدر جماعت بلارپور نے تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور اجتماعی دُعا کے بعد اجتماع خیروخوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں ۱۷ جماعتوں کے ۲۲۰ احباب نے شمولیت فرمائی۔ نیز اطفال وخدام اور جماعت احمدیہ مرکل میٹا کی ممبرات نے بھی شرکت کی۔

(افتخار احمد مبلغ سلسلہ سرکل انچارج)

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
الیس اللہ بکاف عبدہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
فون 047-6213649
گولبازار ربوہ
047-6215747

2 Bed Rooms Flat
Independant House, All Facilities Available
Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall
Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936
at Qadian Near Jalsa Gah
Contact : Deco Builders
Shop No, 16, EMR Complex
Opp.Ramakrishna Studio, Nacharam
Hyderabad-76, (A.P.) INDIA
Ph. 040-27172202
Mob: 09849128919
09848209333
09849051866
09290657807

ارشاد نبویؐ
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان :2248-5222
2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر18546: میں امین الرحمٰن ولد مکرم بزل رحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال تاریخ بیعت 1994ء ساکن کھاتو پاڑا ڈاکخانہ مندی پاڑا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 27.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید کریم العبد: امین الرحمٰن گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر18547: میں صالحہ خاتون زوجہ ضیاء الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1994ء عمر 37 سال ساکن کاری پاڑا ڈاکخانہ مہندی پاڑا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 27.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ حق مہر بذمہ خاوند-/15000 روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/2100 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالحمید کریم الامۃ: صالحہ خاتون گواہ: سلطان احمد ظفر

وصیت نمبر18548: میں مسعودہ خاتون زوجہ حسن علی احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 35 سال ساکن قاری پاڑا ڈاکخانہ سیدی پاڑا ضلع جلپائی گوڑی صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 27.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کان کی بالی 2 گرام قیمت-/2000 روپے۔ حق مہر بذمہ خاوند پانچ ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحمید کریم الامۃ: مسعودہ خاتون گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر18549: میں فیروز عالم ولد مکرم عبدالمجید عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 1995ء عمر 37 سال ساکن سنگھی ماری ڈاکخانہ سنگھی ماری ضلع جلپائی گوڑی صوبہ مغربی بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 27.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: آبائی جائیداد یک صد ڈسمل ہے جس کی قیمت-/60000 روپے ہے۔ اس میں چار بھائی ایک بہن حصہ دار ہیں۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحمید کریم العبد: فیروز عالم گواہ: شیخ محمد علی

وصیت نمبر18550: میں حورِ مدینہ پروین زوجہ مکرم امین الرحمٰن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت 1997ء عمر سال ساکن جے گاؤں ڈاکخانہ جے گاؤں ضلع جلپائی گوڑی صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 23.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ طلائی زیورات: گلے کے ہار۔ کان کی بالیاں۔ انگوٹھی۔ چوڑیاں کل وزن 29 گرام حق مہر بذمہ خاوند-/12000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: حور مدینہ پروین گواہ: امین الرحمٰن مبلغ

وصیت نمبر18551: عاشق احمد ولد مکرم حیدر علی مرحوم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ احمدی مسلمان پیدائشی احمدی عمر 31 سال ساکن ڈائمنڈ ہاربار ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربار ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زرعی زمین ایک بیگھہ مالیت 40 ہزار۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہوار-/3240 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: عاشق احمد گواہ: مفیض الرحمٰن مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر18552: میں ظہیر عباس ولد مکرم غلام باری شیخ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ پیدائشی احمدی عمر 24 سال ساکن ڈائمنڈ ہاربار ڈاکخانہ ڈائمنڈ ہاربار ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/3050 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اشرف علی العبد: ظہیر عباس گواہ: مفیض الرحمٰن

وصیت نمبر18553: میں مجیدہ صادق زوجہ مکرم حافظ ابوجعفر صادق صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری تاریخ بیعت عمر 1994ء سال ساکن بتھیاری ڈاکخانہ بتھیاری ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 6.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: طلائی زیورات گلے کا ہار۔ دو عدد چوڑی۔ کان کی دو جوڑے رنگ۔ ایک عدد انگوٹھی حق مہر-/5051 روپے۔ کل مالیت-/34551 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: مجیدہ صادق گواہ: مفیض الرحمٰن

وصیت نمبر18554: میں رشیدہ بیگم زوجہ ناصر الدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 46 سال ساکن بانسرہ ڈاکخانہ بانسرہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروڈ کہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: دو بالی ایک ناک کا پھول۔ قیمت تین ہزار روپے۔ حق مہر کل-/1000 روپے میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: رشیدہ بیگم گواہ: وحید الدین شمسؔ

وصیت نمبر18555: میں سرور جہاں بیگم زوجہ مکرم شیخ اکمل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 36 سال ساکن بانسرہ ڈاکخانہ بانسرہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کان کی بالیاں قیمت۔ حق مہر-/1000 کل-/3800 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: سرور جہاں بیگم گواہ: وحید الدین شمس

وصیت نمبر18556: میں صالحہ بیگم زوجہ محمد علی ملا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 44 سال ساکن بانسرہ ڈاکخانہ بانسرہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 4.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: کان کی بالی قیمت-/2500 روپے۔ حق مہر کل--/1002 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر الامۃ: صالحہ بیگم گواہ: وحید الدین شمسؔ

وصیت نمبر18557: میں صابرہ ملیک زوجہ شجاع الدین ملیک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری پیدائشی احمدی عمر 26 سال ساکن ہری دیپ پور ڈاکخانہ شریشہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.2.08 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ جائیداد: زیور کان کی ایک جوڑی اڑھائی گرام۔ حق مہر-/6500 روپے۔ کل-/9000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہوار-/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شجاع الدین ملیک الامۃ: صابرہ ملیک گواہ: مفیض الرحمٰن

وصیت نمبر18558: میں شجاع الدین ملیک ولد مکرم سراج ملک صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ پیدائشی احمدی عمر 32 سال ساکن ہری دیپ پور ڈاکخانہ شریشہ ضلع 24 پرگنہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/3003 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: شاع الدین ملک گواہ: مفیض الرحمٰن

وصیت نمبر18559: میں یونس علی ولد مکرم ارشد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت پیدائشی احمدی عمر 24 سال ساکن باگ ڈنگہ ڈاکخانہ ہواس پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/3003 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان احمد ظفر العبد: یونس علی گواہ: مفیض الرحمٰن مبلغ سلسلہ

وصیت نمبر18560: میں اشرف علی شیخ ولد مکرم شمیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ تاریخ بیعت 1989ء عمر 35 سال ساکن جلیبہ شام پور ڈاکخانہ جلیبہ شام پور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر و اکراہ مورخہ 5.2.08 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر کل متروکہ جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کوئی جائیداد منقولہ وغیر منقولہ نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار-/3003 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہیر عباس العبد: اشرف علی گواہ: دلاور حسین

بقیہ: تقریر محمد حمید کوثر، جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۸ء

ایک کونے میں ایک کو امام بنا کر چار اس کے پیچھے نماز ادا کریں گے تو اُن کی نماز صلاۃ الجماعۃ کہلائی گئی۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ فرمایا ''ایک فرقہ جنت میں ہوگا اور وہ جماعت ہوگا'' تو اس حدیث میں یہ اشارہ تھا کہ اُس جماعت کا ایک ''امام'' ہوگا جسے اللہ کھڑا کرے گا۔ آج دنیا میں تمام مسلمانوں کے فرقوں میں سے صرف جماعت احمدیہ ایسی جماعت ہے جس کا وہ شخص امام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا خلیفۃ المسیح الخامس بنایا ہے۔ اور جس کی وجہ سے یہ فرقہ جماعت ہے اور اتحاد واتفاق اور اللہ تعالیٰ کی رضا ورحمت کی جنت میں ہے۔

جماعت احمدیہ کے اسی عقیدہ کی بناء پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے ''النار'' میں پڑے مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا:

''خدا نے جس کو بھیجا ہے، اُس کو قبول کرو، وہی ہے جو تمہاری سربراہی کی اہلیت رکھتا ہے۔ اس کے بغیر اس سے علیحدہ ہو کر تم ایسے جسم کی طرح ہو جس کا سر باقی نہ رہا ہو۔ جس میں بظاہر جان ہو، اور عضو پھڑک رہے ہوں۔ بلکہ درد اور تکلیف سے بہت زیادہ پھڑک رہے ہوں...... اگر آج تم خدا کی قائم کردہ قیادت کے سامنے سر تسلیم خم کرلو تو نہ صرف یہ کہ دنیوی لحاظ سے تم ایک عظیم طاقت کے طور پر ابھرو گے بلکہ تمام دنیا میں اسلام کے غلبۂ نَو کی ایسی عظیم تحریک چلے گی کہ دنیا کی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکے گی''

(خلیج کا بحران اور نظام نَو صفحہ ۸)

ابتداء اسلام کی بات ہے کہ طفیل بن عمر قبیلہ دوس کا رئیس اور عظیم عرب شاعر کی تقریب پر مکہ آیا۔ قریش مکہ کو فکر ہوئی کہ یہ کہیں محمد مصطفیٰ ﷺ کی باتوں سے متاثر ہو کر مسلمان نہ ہو جائے۔ چنانچہ وہ اُس کے پاس گئے اور کہا کہ تم ہمارے شہر میں آئے ہو، جب کہ محمد نامی ایک شخص نے سخت فتنہ برپا کیا ہوا ہے۔ لہٰذا ہم تمہیں بروقت ہوشیار کرتے ہیں کہ بچ کر رہنا۔ کہیں اس کی باتوں میں نہ آجانا۔ طفیل کہتے ہیں کہ میں اتنا ڈرا کہ میں نے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے لئے کانوں میں روئی ٹھونس لی، طفیل بیان کرتے ہیں کہ میں اسی حالت میں صبح کے وقت خانہ کعبہ گیا تو دیکھا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ایک کونے میں نماز پڑھ رہے ہیں۔ مجھے یہ نظارہ بھلا معلوم ہوا۔ میں نے دل میں اپنے آپ پر ملامت کرتے ہوئے کہا (میری ماں مجھے کھوئے) میں ایک سمجھدار عقلمند انسان ہوں۔ بھلے بُرے میں فرق کرسکتا ہوں۔ کیوں نہ میں اس شخص کی بات سنوں۔ چنانچہ میں نے اپنے کانوں سے روئی نکال پھینکی اور قرآن سنتا رہا۔ اور جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز ختم کر چکے اور گھر لوٹ رہے تھے تو میں ساتھ ہو گیا اور عرض کیا کہ مجھے اپنی باتیں سنائیں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن مجید سنایا اور توحید کی تبلیغ کی اور میں مسلمان ہو گیا۔

(سیرۃ ابن ھشام۔ اسد الغابۃ)

اس واقعہ کو عرض کرنے کے بعد ہم غیر احمدی بھائی جو اس مبارک و تاریخی جلسے میں تشریف لائے ہیں، یا ہمارا یہ جلسہ سن رہے ہیں، اُن کی خدمت میں بڑے درد دل کے ساتھ یہ درخواست کرتے ہیں کہ خدا کے لئے طفیل بن عمرو کی طرح اپنے کانوں سے تعصب اور مخالفت کی روئی نکال پھینکئے۔ اور ٹھنڈے دل سے جماعت احمدیہ کے عقائد سنیئے۔ اور اللہ تعالیٰ سے راہنمائی کی التجا و دعا کیجئے۔ وہ خدائے کریم آپ کو بھی طفیل بن عمرو کی طرح قبول حق کی توفیق عطا فرمائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆

ضروری اعلان

جن جماعتوں میں سیکرٹری دعوت الیٰ اللہ کا انتخاب نہیں ہوسکا، ان جماعتوں میں جلد انتخاب کروا کر ناظر صاحب اعلیٰ سے منظوری حاصل کریں۔ اِسی طرح جملہ سیکرٹریان دعوت الیٰ اللہ بھارت دفتر دعوت الیٰ اللہ کو اپنے مکمل پتہ جات بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ (ناظر دعوت الی اللہ بھارت)

اعلان دُعا

مکرم چوہدری مظفر اقبال صاحب چیمہ ریٹائرڈ نائب ناظم وقف جدید قادیان نے اطلاع دی ہے کہ ان کے بڑے لڑکے عزیز فخر احمد کا مانچسٹر لندن میں کار ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے۔ حادثہ شدید تھا۔ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے دوسرے دو افراد موقع پر ہی فوت ہو گئے ہیں۔ فخر احمد چیمہ کو شدید چوٹیں لگی ہیں۔ اب خطرہ سے باہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ بچالیا ہے۔ احباب جماعت سے عزیز کی کامل صحت کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (مینیجر بدر)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L&T Komatsu PC-300,200.

Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221

Tel.: 0671 - 2112266,Mob: 9437078266/ 9437032266/ 9438332026/943738063

ضرورت ہے......!

☆......قادیان میں تعمیر شدہ جماعتی عمارات اور گیسٹ ہاؤسز وغیرہ کی Maintanance کیلئے صدر انجمن احمدیہ میں مندرجہ ذیل چار اسامیاں قائم ہوئی ہیں۔ ۱۔ الیکٹریشن۔ ۲۔ پلمبر۔ ۳۔ جنریٹر آپریٹر۔ ۴۔ کارپینٹر۔ مرکز سلسلہ قادیان میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے نوجوان جن کے پاس مذکورہ بالا کاموں کا تجربہ اور ڈگری/ڈپلومہ ہو مصدقہ نقل اور مقامی صدر/امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ اپنی درخواست ناظر اعلیٰ قادیان کے نام ارسال کریں۔ جونیئر انجینئر کے رینک والے کو ترجیح دی جائے گی۔ گریڈ اور مراعات وغیرہ کے بارہ میں درخواست اور کوالیفکیشن کا جائزہ لیکر مطلع کیا جاسکے گا۔

☆......اسی طرح جماعت کے نور ہسپتال قادیان میں کوالیفائڈ ڈاکٹر اور لیڈی ڈاکٹر کی ضرورت ہے۔ مرکز سلسلہ میں خدمت کا جذبہ رکھنے والے ڈاکٹرز اپنی ڈگری اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ مقامی صدر/امیر اور زونل امیر کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

☆......اسی طرح سینئر لیب ٹیکنیشن Senior Lab Tecnician کی بھی ضرورت ہے۔ ڈگری ہولڈر اپنے مصدقہ سرٹیفکیٹ اور تجربہ کی تفصیل کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔ (ناظر اعلیٰ، صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ایم ٹی اے پر یسرنا القرآن سکھانے کا پروگرام

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ جرمنی برائے مستورات مورخہ ۱۵/اگست ۲۰۰۹ء میں احمدی والدین کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو احمدی اساتذہ سے ہی قرآن مجید پڑھنا سکھائیں لیکن اگر کسی جگہ پر احمدی استاد سے قرآن مجید سکھانے کا انتظام نہ ہوسکے تو حضور انور نے ایم ٹی اے سے مدد لینے کا ارشاد فرمایا ہے۔

چنانچہ M.T.A نے حضور انور کے ارشاد کی روشنی میں قرآن مجید سکھانے کا پروگرام شروع کردیا ہے جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر درج ذیل اوقات میں سکھایا جاتا ہے۔

GMT - 13-00 - 1700 - 00-30

(صبح)6.00(رات)10.30(شام)6.30 ہندوستانی وقت

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ خود بھی اور اپنے بچوں کو بھی تعلیم القرآن کے نور سے منور کریں آمین۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن وقف عارضی قادیان)

دُعائے مغفرت

مکرم سی حمید اللہ صاحب ولد مکرم کے عبداللہ صاحب کوڈالی ضلع کنور صوبہ کیرالہ اجتماع مجلس انصار اللہ میں شمولیت کیلئے قادیان آئے۔ اجتماع میں شرکت کی تمام پروگراموں میں حصہ لیا۔ واپسی والے دن اچانک طبیعت خراب ہونے سے ہسپتال لے جایا گیا۔ اور واپسی کا ٹکٹ کینسل کیا گیا۔ طبیعت زیادہ خراب ہوئی تو جالندھر منتقل کیا گیا اور مورخہ ۱۵/ اکتوبر ۲۰۰۹ء کو ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اس دار فانی سے رخصت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، بہت ہی نیک فطرت سادہ مزاج انسان تھے جماعتی کاموں کو ہر لحاظ سے ترجیح دینے والے ہر وقت کسی بھی جماعتی کام کیلئے تیار رہتے تھے۔ جماعت کوڈالی میں زعیم انصار اللہ، سیکرٹری اصلاح وارشاد کے طور پر خدمت بجالا رہے تھے۔ جماعت کوڈالی سے انصار اللہ کی نمائندگی کیلئے قادیان تشریف لائے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کی ہر قربانی کو قبول فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ نیز پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم موصی تھے اسلئے بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین عمل میں آئی جبکہ نماز جنازہ مکرم ناظر صاحب اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ و امیر مقامی قادیان نے پڑھائی۔ (ایم پی سراج کوڈالی۔ کیرالہ)

ضروی اعلان

لجنہ اماء اللہ بھارت کی طرف سے شائع کردہ کتاب ''اُم سُلیم رضی اللہ عنہا'' کے ٹائیٹل پیج پر غلطی سے اُمّ المومنین لکھا گیا ہے۔ جن احباب و مستورات نے یہ کتاب خریدی ہے اُن سے درخواست ہے کہ یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ بھارت میں واپس دیکر دوسری کتاب حاصل کرلیں کیونکہ اس کا ٹائیٹل پیج تبدیل کروایا جانا ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (بشریٰ پاشا۔ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax: (0091) 1872-220757
Tel. Fax: (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly B A D R Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 58 | Thursday | 5th November 2009 | Issue No. 45

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 350/-
By Air : 35 Pounds Or 60 U.S. $
: 40 Euro
: 65 Canadian Dollar

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو صاف نہ کرے تب تک خدا عذاب کو دور نہیں کرتا

جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو تو اس کا پہلا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، فرمودہ ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۹ء بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ خطبہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت ولی کے حوالہ سے بعض آیات پیش کی گئی تھیں۔ ان میں سے کچھ آیات باقی رہ گئی تھیں آج انہیں پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ولی اور مولیٰ ہونے کا ذکر کئی جگہ قرآن مجید میں بیان ہوا ہے اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تفسیر بیان فرمائی ہے اس کی روشنی میں ان آیات کا ذکر کروں گا۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ يَحْفَظُوْنَهٗ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ۔ یعنی اُس کیلئے اس کے آگے پیچھے چلنے والے محافظ (مقرر) ہیں جو اس کے حکم سے اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ یقیناً اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اسے تبدیل نہ کریں جو اُن کے نفوس میں ہے۔ اور جب اللہ کسی قوم کے بدانجام کا فیصلہ کر لے تو کسی صورت اس کا ٹالنا ممکن نہیں اور اس کے سوا ان کے لئے کوئی کارساز نہیں۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے چار باتیں بیان فرمائی ہیں پہلی تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک نبی کی حفاظت اپنے ہاتھ میں لی ہے دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ قوموں کی حفاظت کا فیصلہ ان کے عمل کے مطابق کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ جب اللہ کسی کو سزا کا مستحق قرار دے دے تو پھر اس کو ٹالا نہیں جا سکتا اور چوتھے یہ کہ اللہ ہی حقیقی ولی اور مددگار ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس حصہ آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ من بین یدیہ۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے، چوکیدار مقرر ہیں جو اس کے بندوں کی ہر طرح سے کیا ظاہری طور پر اور کیا باطنی طور پر حفاظت کرتے ہیں۔

فرمایا: یہ حفاظت کن کن لوگوں کی ہوتی ہے......؟ ظاہر ہے سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کی اور سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت فرمائی۔ پیدائش سے وفات تک ہر موقعہ پر آپؐ کی ذات کے متعلق اپنے وعدہ کو پورا فرمایا۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا لَهٗ مُعَقِّبٰت میں ''ہ'' کی ضمیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کی طرف پھرتی ہے۔ سورۃ الرعد مکہ میں نازل ہوئی تھی جبکہ آپؐ کے دشمنوں کی دشمنی انتہاء پر تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ان خوفناک حالات میں بھی آپ کی ایسی حفاظت فرمائی کہ دشمن اپنے مقصد میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکا پھر ہجرت مدینہ کے بعد جنگ بدر میں اور مختلف غزوات میں بھی ہم آپؐ کی حفاظت کے نظارے دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مکہ میں بھی آپ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا اور مدینہ میں بھی آپ کی حفاظت کا وعدہ کرتے ہوئے فرمایا وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: یہ آیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ دشمن آپؐ کو کبھی قتل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا:۔ لَهٗ مُعَقِّبٰتٌ میں ایک حفاظت تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی تھی لیکن اس کے ایک معنی ہر انسان پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہر انسان کی حفاظت کیلئے بھی اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا ہے اگر وبائی امراض نہ بھی پھیلی ہوں تو بھی ہوا میں ہر طرف گندے جراثیم ہیں جن سے حفاظت کا اللہ تعالیٰ نے انتظام فرمایا ہے اور حفاظت کا یہ ایک عمومی وعدہ ہے ورنہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص بندوں سے ظاہری اور باطنی حفاظت کے خصوصی وعدے فرمائے ہوئے ہیں چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے طاعون کے زمانے میں حکومت کو لکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور ہر اس شخص کی جو آپؑ چار دیواری (جماعت) میں شامل ہے اس کی حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور آپؑ نے حکومت کو لکھا کہ:۔

ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو ہم سب سے پہلے یہ ٹیکہ لگواتے۔ خدا تعالیٰ نے آپ ہماری حفاظت کا وعدہ فرمایا ہے اور خدا کا یہ نشان ہے جو اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ چنانچہ دنیا نے دیکھا کہ بڑے وسیع پیمانے پر طاعون پھیلنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور آپکی جماعت کے مخلصین کو طاعون سے محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا وعدہ مومنین کے نیک اعمال پر منحصر ہے۔ اور دوسری طرف اس میں یہ بھی مضمون مضمر ہے کہ اگر انکار کرنے والے شرارتوں میں آگے بڑھتے رہیں گے تو اللہ اپنی حفاظت واپس بھی لے سکتا ہے۔ جب ظلم شروع ہو جائے۔ سفّا کی حد سے بڑھ جائے، انسانوں کے حقوق تلف کئے جائیں اور مذہب کے نام پر خون کئے جائیں تو اس وقت پھر اللہ اپنی حفظ و امان کو اٹھا لیتا ہے۔ پس اصل شرط ایمان اور اعمال صالحہ ہے۔

فرمایا: پس آج پوری امت کیلئے سوچنے کا مقام ہے خاص طور پر ان مسلمان ملکوں کیلئے جو ظلم و تعدی میں بڑھ رہے ہیں۔ وَاِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ۔ کہ جب اللہ کسی قوم کے بدانجام کا فیصلہ کر لے تو کسی صورت اس کا ٹالنا ممکن نہیں۔ پس ضرورت ہے کہ کسی آخری فیصلہ سے پہلے اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

انسان کو عذاب ہمیشہ گناہ کے باعث ہوتا ہے خدا فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ اللہ تعالیٰ کسی قوم کی حالت کو نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنے اندر تبدیلی پیدا نہ کرے۔ جب تک انسان اپنے آپ کو صاف نہ کرے تب تک خدا عذاب کو دور نہیں کرتا۔ جو شخص چاہتا ہے کہ آسمان میں اس کے لئے تبدیلی ہو تو اس کا پہلا فرض ہے کہ وہ اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ تب اللہ اپنے وعدہ کے موافق اپنے عذاب اور دُکھ کو ٹال دیتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کو جہاں جہاں تعلقات ہیں، مخالفین کو سمجھانا چاہئے۔ انہیں بتائیں کہ اگر باوجود نمازیں پڑھنے، روزے رکھنے اور حج کرنے کے اس کے صحیح نتائج نہیں نکل رہے تو یقیناً کہیں نہ کہیں کمی ہے۔ اللہ کرے کہ آپ لوگوں کو اس کی سمجھ آ جائے اور خدا تعالیٰ کی طرف حقیقی رجوع کرنے والے بن جائیں اسی طرح ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ لَمْ يَكُ مُغَيِّرًا نِّعْمَةً اَنْعَمَهَا عَلٰى قَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ وَاَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ۔

(سورۃ الانفال: ۵۴)

ترجمہ: یہ اس لئے کہ اللہ کبھی وہ نعمت تبدیل نہیں کرتا جو اس نے کسی قوم کو عطا کی ہو یہاں تک کہ وہ خود اپنی حالت کو تبدیل کر دیں۔ اور (یاد رکھو) کہ یقیناً اللہ بہت سننے والا (اور) دائمی علم رکھنے والا ہے۔

فرمایا: اس میں مضمون کو کھول دیا کہ اللہ تعالیٰ نعمتوں میں تبدیلی نہیں کرتا جب تک کہ انسان خود اپنی حالت تبدیل نہ کر لے۔ اور وہ نعمتیں کیا ہیں وہ نعمت دراصل آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی آخری شریعت ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انعمت علیکم نعمتی۔ لیکن جب اِسی شریعت کے نام پر ظلم شروع ہو جائیں معصوم لوگوں کو مظالم کا نشانہ بنایا جائے تو بجائے انعام کے انسان پھر خدا کے عذاب کا مستحق بنتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں کا فرض بنتا ہے کہ دوسروں کو بھی سمجھائیں اور اپنے بھی جائزے لیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اس کیلئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تم نماز پڑھو زکوۃ دو۔ اسی کے نتیجہ میں تم کو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہوگا۔

فَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاعْتَصِمُوْا بِاللّٰهِ هُوَ مَوْلٰكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔

ترجمہ: پس نماز کو قائم کرو اور زکوٰۃ دو اور اللہ کو مضبوطی سے پکڑ لو۔ وہی تمہارا آقا ہے۔ پس کیا ہی اچھا آقا اور کیا ہی اچھا مددگار ہے۔

پس یہ ایک حقیقی مومن کے فرائض میں شامل ہے کہ نماز کو قائم کرے اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو مضبوطی سے پکڑے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رٰكِعُوْنَ۔ وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ۔

(سورۃ مائدہ: ۵۶-۵۷)

ترجمہ: یقیناً تمہارا دوست اللہ ہی ہے اور اس کا رسول اور وہ لوگ جو ایمان لائے جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور وہ (خدا کے حضور) جھکتے رہنے والے ہیں۔

ترجمہ:۔ اور جو اللہ کو دوست بنائے اور اس کے رسول کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے تو اللہ ہی کا گروہ ہے جو ضرور غالب آنے والے ہیں۔

پس اگر خدا کے حضور خالص ہو کر جھکا جائے تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ولی بن جاتا ہے اور ان کی حرکت و سکون اللہ تعالیٰ کے تابع ہو جاتی ہے۔ اللہ کرے کہ ہم اللہ کے ولی بننے کے نظارے دیکھنے والے بن جائیں۔

(آمین)

☆☆☆☆

کمپیوزنگ اینڈ ڈیزائننگ: کرشن احمد، قادیان